ماہنامہ
اردو، English
آواز اہلسنت
گجرات پاکستان

زیر سرپرستی
پیشوائے اہلسنت، استاذ العلماء
پیر محمد افضل قادری

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید
کثیر الاشاعت علمی تحقیقی میگزین

انٹرنیٹ پر مکمل شائع ہونیوالا میگزین At "www.ahlesunnat.info"

انبیاء کے تبرکات اور موئے مبارک کی عظمت و برکت

وہابی مذہب اور اسکا بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی

- ☆ ...... علماء کیلئے تبلیغ کرنے کا معیار کیا ہونا چاہیے؟
- ☆ ...... قاتل کے ساتھ تعاون کرنا کیسا ہے؟
- ☆ ...... کیا ہر ایک پر ذمہ داری ہے؟ توبہ کیا ہے؟
- ☆ ...... خالہ بھانجی کو ایک نکاح میں اکٹھا کرنا جائز یا ناجائز؟
- ☆ ...... شادی سے متعلقہ چند سوال اور انکے جوابات!

مسئلہ رفع یدین پر ایک نظر

مدینہ طیبہ کی حاضری

دانش حجاز سچی حکایات

Teaching of Islam

ناموس رسالت کمپلیکس میں جامعہ غازی علم الدین کا افتتاح: غازی عامر چیمہ شہید کے مزار ساروکی چیمہ میں شاندار تقریب منعقد ہوئی

عالمی تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام ناموس رسالت کمپلیکس میں 10 روزہ تربیتی کورس شروع ہو گیا مدرسین کے فرائض [illegible]

وزیر اعظم ٹی وی پر مناظرہ کریں ثابت کروں گا تحفظ حقوق نسواں بل قرآن و سنت سے متصادم ہے: پیر محمد افضل قادری

اہلسنت کی آل پارٹیز کانفرنس میں پیر صاحب کو ملک کے 12 اکابر مفتیان کی کمیٹی کا چیئرمین مقرر کر دیا گیا، مجلس بل سے متعلق فتویٰ جاری کرے گی

لاہور (رپورٹ: [illegible]) اہلسنت و جماعت کی تمام دینی تنظیموں جماعت اہلسنت پاکستان، عالمی تنظیم اہلسنت، انجمن طلبہ اسلام، مرکزی جماعت اہلسنت، JUP نورانی گروپ، JUP فضل کریم گروپ، نظام مصطفی پارٹی، سنی تحریک، تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان، ناموس رسالت محاذ، سنی اتحاد کونسل اور مصطفائی تحریک کے مرکزی قائدین نے تحفظ حقوق نسواں بل کے خلاف شرعی فتویٰ جاری کرنے کیلئے استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری کی کنوینر شپ میں ملک کے اکابر مفتیان و ممتاز اسکالرز پر مشتمل "قومی قضا کونسل" قائم کر دی ہے۔ اہلسنت و جماعت کے آل پارٹیز اجلاس میں "قومی قضا کونسل" کے چیئرمین پیر محمد افضل قادری کو یہ ذمہ داری سونپی ہے کہ وہ جلد شرعی فتویٰ کا ڈرافٹ تیار کرکے قومی قضا کونسل کا اجلاس بلائیں اور اس میں کونسل کے ارکان کے دستخطوں کے بعد فتویٰ جاری کریں۔ قومی قضا کونسل میں، علامہ سید حسین الدین شاہ (راولپنڈی)، پیر محمد افضل قادری (گجرات)، مفتی محمد اشرف سیالوی (سرگودھا)، مفتی منیب الرحمن (کراچی)، علامہ غلام رسول السعیدی (کراچی)، مفتی محمد خان (لاہور)، مفتی عبدالعلیم سیالوی (ملتان)، علامہ محمد عبدالحکیم شرف (لاہور)، مفتی حبیب احمد نقشبندی (کوئٹہ)، مفتی [illegible] قادری (کوئٹہ)، [illegible] صاحبزادہ عبدالمالک (پشاور)، علامہ پیر محمد [illegible] (پشاور) اور دیگر شامل ہیں۔ اہلسنت کی متحدہ قومی قضا کونسل کے کنوینر پیر محمد افضل قادری نے کہا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان شوکت عزیز بار بار ٹی وی پر بار بار اعلان کر رہے کہ تحفظ حقوق نسواں بل میں ایک بات بھی قرآن و حدیث کے خلاف نہیں جھوٹ کا پلندہ ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم شوکت عزیز کو چیلنج کیا ہے کہ وہ ٹی وی پر مجھ سے مناظرہ کریں میں ان شاء اللہ ثابت کروں گا کہ تحفظ حقوق نسواں بل قرآن و سنت سے متصادم ہے اور تحفظ حقوق نسواں بل درحقیقت "فروغ زنا بل" ہے۔ اجلاس میں شامل سنی تنظیموں نے بل کے خلاف احتجاجی تحریک چلانے کا اعلان کیا اور فیصلہ کیا کہ 24 نومبر کو یوم مذمت اور 4 دسمبر کو علماء و مشائخ کنونشن راولپنڈی میں ہوگا۔ اجلاس میں [illegible] کی نظر بندی، سانحہ [illegible] کی مذمت کی گئی اور عراق، فلسطین، افغانستان اور کشمیر میں مظالم کے خلاف قراردادیں منظور کی گئیں۔ نیز فیصلہ کیا گیا کہ اتحاد اہلسنت کے لئے متحدہ محاذ "اہلسنت سپریم کونسل" قائم کی جائے گی۔

گجرات: موئے مبارک کی گستاخی کرنے والے کے خلاف مقدمہ درج، وہابی فرقوں نے گستاخ کی حمایت شروع کر دی

وہابی فرقوں کو گستاخ رسول زیادہ عزیز ہے یا اللہ اور اس کے رسول: ضلع بھر میں گردش کرتا ہوا سوال

اشتہار میں نہ صرف مسلمانوں کو مشرک کہا گیا بلکہ شرپسندی، فرقہ پرستی اور شخصیت پرستی کے ساتھ ساتھ گستاخی کا ارتکاب اور امن خراب کرنے کی کوشش کی گئی ہے

گجرات (وقائع نگار) ضلع گجرات کے تمام شہروں گجرات، لالہ موسیٰ، کھاریاں، سرائے عالمگیر، ڈنگہ، منڈی بہاؤالدین، شادیوال، جلالپور جٹاں، [illegible] کنجاہ اور دیگر مقامات پر تمام سنی علماء نے [illegible] جس میں موئے مبارک کی تعظیم کو [illegible] کی پوجا کے [illegible] قرار دیا گیا ہے اور ضلع کے مسلمانوں کو مشرک قرار دیا ہے کی شدید مذمت کی [illegible] گستاخی اور پر امن مسلمانوں کے خلاف [illegible] قرار دیا ہے [illegible] گجرات سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس اشتہار کے تمام ذمہ داران کو فوری طور پر گرفتار کرکے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری نے [illegible] گجرات میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہابی فرقوں نے [illegible] ایک اشتہار شائع کیا جس میں موئے مبارک کی تعظیم کو [illegible] کی پوجا [illegible] قرار دے کر [illegible] ضلع کے تمام مسلمانوں کو [illegible] قرار دیا جس پر قانونی چارہ جوئی کی غرض سے پرچہ درج کروا دیا گیا ہے اور اب وہ تمام فرقے جو گستاخی رسول میں ملوث ہیں اس گستاخ کو قانونی گرفت سے بچانے کے لیے متحد ہو گئے ہیں۔ لیکن گجرات کے مسلمان رسول اللہ ﷺ کی محبت سے سرشار ہیں وہ گستاخ کو [illegible] شرعی [illegible] کریں گے۔ [illegible] گستاخوں کی حمایت [illegible] ہے مسلمان گستاخوں کیلئے [illegible] ہو گئے۔ اس موقع پر [illegible] نے مطالبہ کیا کہ گستاخ رسول کے [illegible] مسلمان [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیاء حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ماہنامہ

آواز اہلسنت

اردو، English

گجرات پاکستان

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمان

اکتوبر، نومبر 2006ء

مقام اشاعت: "مرکز اہلسنت" نیک آباد (مراڑیاں شریف)، بائی پاس روڈ گجرات، پاکستان

زیر سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

ایصال ثواب: مقربین بارگاہ خدا و دربار مصطفیٰ ﷺ، و جمیع اہل ایمان، جن میں شامل ہیں صاحبزادہ قاری محمد علی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارتی کمیٹی: علامہ ابوالحسنین قادری، علامہ ضیاء اللہ قادری، قاری تنویر احمد، الحاج محمد سعید زرگر

قیمت 10 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کر سکتے ہیں!

سالانہ ممبر شپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 120 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ و یورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

ادارتی مشاورت: علامہ محمد ساجد القادری، علامہ محمد راشد تنویر قادری، علامہ محمد شاہد چشتی، فیاض احمد ہاشمی، پروفیسر بشیر احمد مرزا

قانونی مشاورت: میاں تنویر اشرف ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ، چوہدری عثمان وڑائچ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر: محمد الیاس زکی، مصطفیٰ کمال، حافظ مشتاق، محمد اشرف کمپوزنگ: راحیل رؤف، بشارت محمود آفس سیکرٹری: حافظ شبیر حسین ساہی

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آواز اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون: 053-3521401-402 فیکس: 3511855 ای میل monthly@ahlesunnat.info

حمد

بـــاری تـــعالیٰ

لائق حمد تری ذات کہ محمود ہے تو
لائق سجدہ تری ذات کہ مسجود ہے تو

انکساری مرا مقسوم کہ بندہ ہوں میں
خود نمائی ترا دستور کہ معبود ہے تو

بُعد اتنا کہ کبھی آنکھ نے دیکھا نہ تجھے
قُرب اتنا کہ مری جان میں موجود ہے تو

ہے ورا حد تعین سے تری ذات قدیم
کون کہتا ہے کسی سمت میں محدود ہے تو

حُسن پردے میں بھی بے پردہ نظر آتا ہے
اتنا چھپنے پہ بھی منظور ہے مشہود ہے تو

میری کیا بود کہ معدوم تھا معدوم ہوں میں
تری کیا شان کہ موجود تھا موجود ہے تو

ایک اعظم ہی نہیں عاشق ناچیز ترا
سب کا مطلوب ہے محبوب ہے مقصود ہے تو

...... محمد اعظم چشتی

نعت

رســـــول مـقـبـول ﷺ

میرا بھی کبھی کاش مدینے میں گزر ہو
اس ارض مقدس پہ کوئی دن تو بسر ہو

آنکھیں ہوں مری اور وہ طیبہ کا نگر ہو
اور شام و سحر گنبد خضراء پہ نظر ہو

تاحشر رہوں در پہ شہنشاہ امم کے
دوزخ کی مجھے اور نہ جنت کی خبر ہو

روضے کی زیارت سے مرے دل کی بجھے پیاس
اس در کی گدائی کا شرف شام و سحر ہو

جب نور الٰہی سے بنے روئے محمد
پھر کیوں نہ تجلی شمس ہو شرمندہ قمر ہو

جس دل میں ذرا سی بھی عداوت ہو نبی کی
اس دل کے مقدر میں نہ کیوں نار سقر ہو

اے شاہ عرب فخر عجم سرور عالم
امت کے زبوں حال پہ بھی ایک نظر ہو

...... انتخاب: خالد محمود

پیشکش: ''قادری نعت کونسل'' نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان

marfat.com

جماعت اسلامی کے دار ارقم سکول کا انتہائی گستاخانہ اشتہار

اداریہ

پچھلے دنوں جماعت اسلامی کے دار ارقم سکول بمقام جنڈ شریف تحصیل کھاریاں کے پرنسپل یاسر اقبال نے ایک اشتہار تقسیم کیا جس کے صرف دو اقتباس پیش کیے جاتے ہیں تا کہ قارئین اندازہ کر سکیں کہ اشتہار کس قدر گستاخانہ و مفسدانہ ہے:

1...... ''مثلاً جہاں مذہب پایا جاتا تھا وہاں کسی زمانے میں بدھ کے آثار پوجے جاتے تھے۔ کہیں اسکا کوئی دانت رکھا ہوا تھا، کہیں اسکی کوئی ہڈی محفوظ تھی، کہیں اسکے دوسرے تبرکات کو مرکز توجہات بنا کر رکھا گیا تھا۔ آج آپ دیکھیں گے کہ اس علاقے میں وہی معاملہ نبی ﷺ کے موئے مبارک یا آپ ﷺ کے نقش قدم یا دوسرے بزرگان دین کے آثار متبرکہ کے ساتھ ہو رہا ہے۔''

2...... ''ان (برصغیر کے مسلمانوں) کے اندر آج بھی وہ بہت سے مشرکانہ عقائد اور مشرکانہ اوہام موجود ہیں جو اپنے غیر مسلم آباؤ اجداد کے مذہب سے انہیں وراثت میں ملے، پچھلے معبودوں کی جگہ کچھ نئے معبود خود اسلام کی تاریخ میں سے ڈھونڈ نکالے اور پرانے مشرکانہ اعمال کے نام بدل کر اسلامی اصطلاحات میں سے کچھ نئے نام اختیار کر لیے، عمل جوں کا توں رہا صرف اسکا ظاہری روپ بدل دیا۔''

جبکہ صحیح مسلم شریف کی روایت کے مطابق حضور نبی اکرم ﷺ نے حج کے موقع پر حجامت کروائی اور اپنے بال مبارک خود تقسیم کرنے کا حکم فرمایا۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایک چھوٹے سے پانی والے برتن میں رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک رکھے ہوئے تھے اور مدینہ منورہ میں جب کسی کو نظر لگتی یا کوئی بیمار ہوتا تو ام المومنین کے پاس برتن بھیجتے۔ شارحین حدیث فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے لوگ بال مبارک کے برتن والا پانی منگوا کر پیتے اور جسم و کپڑوں پر ملتے۔ اسی طرح حضرت خالد بن ولید نے ٹوپی میں موئے مبارک رکھے ہوئے تھے اور آپ نے بارہا موئے مبارک کی برکات کا ذکر فرمایا۔ علاوہ ازیں موئے مبارک کی زیارت کیلئے فرشتوں کا آنا اور موئے مبارک کے پاس تلاوت قرآن کرنا بھی کتب میں موجود ہے۔ جبکہ اللہ رب العالمین نے قرآن مجید میں شعائر اللہ کی تعظیم کو متقین کی علامت قرار دیا ہے۔

لیکن جماعت اسلامی کے سکول کے پرنسپل نے اپنے اشتہار میں نہ صرف برصغیر کے مسلمانوں کو مشرک و کافر قرار دیا بلکہ حبیب خدا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک کو بدھ کے دانت و ہڈی کی پوجا پاٹ کے زمرے میں شامل کر کے موئے مبارک کی واضح گستاخی کی ہے بلکہ موئے مبارک کی مسنون و مشروع تعظیم و زیارت کو پوجا پاٹ و کفر و شرک قرار دے کر ارشادات نبویہ اور معمولات صحابہ و ازواج مطہرات کی بھی گستاخی کر کے رسول اللہ ﷺ، صحابہ کبار و ازواج مطہرات اور موئے مبارک کی تعظیم و زیارت کرنے والی ساری امت کو پوجا پاٹ کا مرتکب قرار دے کر گستاخی کی انتہا کر دی ہے۔

حیرت ھے کہ ضلع گجرات کے تمام غیر مقلدین (نام نہاد اہلحدیث) دیوبندی اور جماعت اسلامی کے تمام ذمہ داران اس صریح گستاخی کی کھلی حمایت و تائید کر رہے ہیں۔ **الحمدللہ!** ضلع گجرات کی تمام سنی تنظیموں نے اس صریح گستاخی کے خلاف مؤثر اقدامات اٹھانے کیلئے ''تحفظ ناموس رسالت محاذ'' نام سے تنظیم قائم کر لی ہے۔ اور حکومت سے قانونی کاروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ نیز اپنے اجلاس مورخہ 6 نومبر 2006ء بمقام عید گاہ گجرات میں قرارداد منظور کی ہے کہ مسلمان دار ارقم سمیت جماعت اسلامی اور دیگر نجدی فکر کے سکولوں سے اپنے بچوں کو نکال کر کسی اور مناسب سکول میں داخلہ دلائیں اور گستاخی رسول ﷺ کے تمام ذمہ داران سے مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور آئندہ الیکشن میں ہرگز ان کو ووٹ نہ دیں!!!

maktabah.org

انبیاء کے تبرکات اور موئے مبارک کی عظمت و برکت

درس قرآن

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''وقال لهم نبيهم ان آية ملكه ان ياتيكم التابوت فيه سكينة من ربكم و بقية مما ترك آل موسىٰ و آل هارون تحمله الملائكة ان فى ذالك لاية لكم ان كنتم مومنين.'' (1)

ترجمہ: ''اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا کہ اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت (صندوق) جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی۔ اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے۔ بیشک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے ہو۔''

(ترجمہ کنزالایمان)

اس آیت مبارکہ کا پس منظر یہ ہے کہ ایک کافر قوم عمالقہ نے بنو اسرائیل میں قتل و غارت کا بازار گرم کیا۔ بنو اسرائیل کے سینکڑوں معزز لوگوں کو گرفتار کر لیا اور بنو اسرائیل کو فلسطین کے اکثر علاقوں سے جلا وطن کر دیا۔ بنو اسرائیل صرف رامہ کے علاقہ میں محصور ہو کر رہ گئے۔

یہ 1100 قبل مسیح پیغمبر خدا حضرت شموئیل علیہ السلام کا زمانہ تھا، عمالقہ کے مظالم انتہا پر تھے۔ بنو اسرائیل نے حضرت شموئیل علیہ السلام سے جہاد کی اجازت طلب کی اور پیغمبر خدا سے مطالبہ کیا کہ وہ جہاد کے لیے بادشاہ مقرر فرمائیں۔ چنانچہ حضرت شموئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ایک پچیس سالہ طویل القامت خوبصورت نوجوان ''طالوت'' کو بادشاہ مقرر کیا۔

اس وقت بنو اسرائیل میں لاوی ابن یعقوب کی اولاد میں بادشاہت ہوتی تھی اور نبوت یہودا ابن یعقوب کی اولاد میں اور طالوت بنیامین بن یعقوب کی اولاد میں سے تھے۔ اس پر بنو اسرائیل نے سوال کیا کہ طالوت کس طرح بادشاہ ہوسکتے ہیں نہ تو وہ شاہی خاندان سے ہیں اور مالدار بھی نہیں تو انہیں بتایا گیا کہ بادشاہت کسی نسل یا خاندان یا متمول لوگوں کے ساتھ مخصوص نہیں اور طالوت کو بادشاہ بنانے کی وجہ ان کا صاحب علم اور طاقتور ہونا ہے۔

اس پر بنو اسرائیل نے پیغمبر خدا حضرت شموئیل علیہ السلام سے سوال کیا کہ ان کی بادشاہت پر اللہ تعالیٰ کی

حوالہ 1: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 2، سورہ بقرہ، آیت نمبر 248۔

maarfat.com

طرف سے نشانی کیا ہے؟ چنانچہ اس آیت میں اس نشانی یعنی اس مقدس صندوق کا ذکر ہے۔ جس میں الواح توریت، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مبارک کے ٹکڑے، آپ کے کپڑے و نعلین پاک، اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ وعصا مبارک، اور دیگر تبرکات تھے۔

(تفسیر مظہری ودیگر کتب تفاسیر)

اس مقدس صندوق کے بارے میں انہی آیات کے تحت مفسرین نے روایات نقل فرمائی ہیں کہ بنواسرائیل اس تبرکات والے مقدس صندوق سے سکون حاصل کرتے تھے اور جنگ کے وقت اس مقدس و مبارک صندوق کو اپنے آگے رکھتے تھے۔ جس کی برکت سے انہیں فتح حاصل ہوتی تھی۔

چنانچہ بنواسرائیل میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے گناہوں کی بہتات کی اور اس تبرکات والے مقدس صندوق کی تعظیم ترک کردی تو اللہ تعالیٰ نے ایک کافر قوم عمالقہ کو بنواسرائیل پر مسلط کردیا۔ عمالقہ نے بنو اسرائیل کو فلسطین سے نکال دیا اور ان سے یہ صندوق چھین کرلے گئے۔

آیت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت شموئیل علیہ السلام کو یہ معجزہ عطا فرمایا کہ فرشتے اس تبرکات والے مقدس صندوق کو جلوس کی صورت میں انتہائی اعزاز واکرام کے ساتھ اٹھا کر لائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل کو فتح عطا فرمائی۔ طالوت کے بعد ان کے داماد حضرت داؤد علیہ السلام بادشاہ بنے اور ان کے بعد ان کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام کو نہ صرف انسانوں بلکہ جنوں اور بحر و بر کے جانوروں اور ہواؤں کی بادشاہی عطا فرمائی گئی۔

آثار و تبرکات کی عظمت و برکت:

اس آیت مبارکہ میں حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام کے تبرکات (لباس، جوتے، عصا وغیرہ) والے صندوق کو اللہ تعالیٰ کی نشانی قرار دیا گیا اور فرمایا گیا کہ اس صندوق میں تمہارے لئے تمہارے رب کی طرف سے سکون ہے۔ اس سے انبیاء و اولیاء کے آثار و تبرکات کی عظمت و فضیلت اور ان سے سکون و برکت حاصل کرنا ثابت ہوتا ہے۔

نیز حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منسوب پتھر ''مقام ابراہیم'' کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى.'' (2)

ترجمہ: ''اور تم مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔''

اسی طرح حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یادگار پہاڑیوں صفا و مروہ کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ.''

ترجمہ: ''بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' (3)

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ.''

حوالہ2: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 1، سورہ بقرہ، آیت نمبر 125۔

حوالہ3: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 2، سورہ بقرہ، آیت نمبر 158۔

marfat.com

ترجمہ: ''اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ کی وجہ سے ہے۔'' (4)

آثار و تبرکات کے بارے میں وہابیہ کے اسلام شکن نظریات:

سعودی عرب کا مفتی اعظم ابن باز ایک سوال کے جواب میں اپنا اسلام شکن عقیدہ رقمطراز ہے:

''السوال: ماحکم الاسلام فی احیاء الاثار الاسلامیة لاخذ العبرة مثل غار ثور، غار حرا، و خیمتی ام معبد الخ. الجواب: ان العنایة بالاثار علیٰ وجه الاحترام و التعظیم یؤدی الی الشرک بالله الخ''

ترجمہ:

سوال: غار ثور، غار حرا، اور (صحابیہ رسول) ام معبد کے خیموں جیسے اسلام کے تاریخی مقامات کو عبرت حاصل کرنے کے لیے باقی رکھنے کا شرعی حکم کیا ہے۔

جواب: بیشک ان آثار نبویہ (نبی علیہ السلام کی نشانیوں) کو احترام اور تعظیم کے ساتھ اہمیت دینا شرک کی طرف لے جانے والی چیز یعنی ذریعہ شرک ہے۔''(5)

اس اسلام شکن فتوے پر مسلمان غور فرمائیں!

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید، انبیاء کرام، اولیاء عظام کے آثار کو شعائر اللہ اور آیات بنیات قرار دیا ہے اور شعائر کی تعظیم کو تقویٰ کی اساس قرار دیا ہے اور نجدیوں کا مفتی اعظم بغیر کسی دلیل شرعی کے آثار نبوی کو ذریعہ شرک قرار دے کر ایک نئی شریعت کا اختراع کر رہا ہے۔

العیاذ باللہ من ذالک!

حال ہی میں جماعت اسلامی اور اسکے دارارقم کی موئے مبارک کی توہین

حال ہی میں جماعت اسلامی کے سکول دارارقم جنڈ شریف کے پرنسپل یاسر اقبال نے ایک اشتہار شائع کیا ہے جس میں برصغیر کے مسلمانوں کو کافر و مشرک قرار دیا ہے اور موئے مبارک کی مسنون تعظیم و حفاظت کو بدھ کے دانت ہڈی کی پوجا پاٹ (کفر و شرک) کے زمرے میں شمار کیا ہے۔ (العیاذ باللہ من ذالک!)

اشتہار کے گستاخانہ و مفسدانہ اقتباسات میں سے ایک اقتباس یہ ہے:

''مثلاً جہاں مذہب پایا جاتا تھا وہاں کسی زمانے میں بدھ کے آثار پوجے جاتے تھے۔ کہیں اس کا کوئی دانت رکھا ہوا تھا، کہیں اس کی کوئی ہڈی محفوظ تھی، کہیں اس کے دوسرے تبرکات کو مرکز توجہات بنا کر رکھا گیا تھا۔ آج آپ دیکھیں گے کہ اس علاقے میں وہی معاملہ نبی کریم ﷺ کے موئے مبارک یا آپ (ﷺ) کے نقش قدم یا دوسرے بزرگان دین کے آثار متبرکہ کے ساتھ ہو رہا ہے۔''

عالمی تنظیم اہلسنّت نے اس گستاخانہ و مفسدانہ اشتہار کے خلاف قانونی چارہ جوئی کے لیے مقدمہ درج کرایا ہے۔ جبکہ جماعت اسلامی کے تمام بڑے، غیر مقلدین وہابیہ (نام نہاد اہلحدیث) و جماعت الدعوہ، اور دیوبندی ان تمام وہابی فرقوں نے اخباری بیانات کے ذریعے اس گستاخانہ و مفسدانہ اشتہار کی مکمل تائید و حمایت کی ہے۔

حوالہ 4: ''قرآن مجید، پارہ نمبر 17، سورہ حج، آیت نمبر 32.

حوالہ 5: ''فتاویٰ علماء البلد الحرام'' صفحہ نمبر 8-1027، طبع سعودی عرب.

marfat.com

لہٰذا ہم اختصار کے ساتھ احادیث نبویہ و آثار صحابہ کی روشنی میں موئے مبارک کی فضیلت و برکت کے حوالے سے چند روایات پیش کرتے ہیں:

موئے مبارک کے بارے میں صحابہ کرام کا عقیدہ و عمل

☆ صحیح بخاری میں ہے:

"عن عثمان بن عبد الله ابن موهب قال ارسلنی اهلی الی ام سلمة بقدح من ماء و قبض اسرائيل ثلث اصابع من قصة فيه شعر من شعر النبی صلی الله عليه وسلم وكان اذا اصاب الانسان عين اوشیء بعث اليها مخضبة." (6)

ترجمہ: "حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ مجھے میرے گھر والوں نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پانی کا پیالہ دے کر بھیجا اور (سند میں ایک راوی اسرائیل نے تین انگلیوں کو سکیڑ کر اشارہ کیا کہ وہ چھوٹا پیالہ تھا) اس میں نبی ﷺ کے بال مبارک تھے (اور لوگوں کی عادت تھی) کہ جب کسی انسان کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی مرض لاحق ہو جاتا تو وہ ان (حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس ایک برتن بھیجتے۔"

☆ شارح بخاری حضرت ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اس روایت سے مراد یہ ہے کہ جو شخص بیمار ہو جاتا وہ اپنا برتن ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجتا تو اس برتن میں ان مبارک بالوں کو رکھ دیتیں اور اس برتن میں ان بالوں کو دھوتیں، پھر وہ برتن والا شخص حصول شفا کیلئے غسالہ (دھوون) کو پی لیتا یا اپنے بدن پر مل لیتا تو اسکو اس سے برکت حاصل ہوتی۔(7)

اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کے نزدیک رسول اکرم ﷺ کے بال مبارک جس شئے کو چھولیں وہ شئے برکت اور شفا والی ہو جاتی ہے۔ اس روایت کی روشنی میں غار حرا، غار ثور، جبل احد اور دیگر مقامات جن سے نبی اکرم ﷺ کے جسم مبارک کا چھونا ثابت ہے، کا مبارک اور شفا بخش ہونا ثابت ہوتا ہے اور جو شخص اس عقیدہ و عمل کو شرک و بدعت کہتا ہے وہ بدبخت صحابہ کرام کی ذوات مقدسہ پر حملہ کرتا ہے۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"رايت رسول الله ﷺ والحلاق يحلقه وطاف به اصحابه فما يريدون ان تقع شعرة الا فی يد رجل." (8)

ترجمہ: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اس حال میں کہ حجام آپ کے بال مونڈھ رہا تھا اور صحابہ کرام آپ کے ارد گرد حلقہ بنائے ہوئے تھے وہ صرف یہ چاہتے تھے کہ آپ کا ہر بال مبارک کسی شخص کے ہاتھ میں گرے۔"

☆ نیز حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

حوالہ 6: "صحیح بخاری" کتاب اللباس، باب مایذکر فی الشیب، حدیث نمبر 5446.

حوالہ 7: "فتح الباری شرح صحیح بخاری" جلد نمبر 10، صفحہ نمبر 355.

حوالہ 8: "صحیح مسلم" کتاب الفضائل، باب قرب النبی من الناس وتبرکھم به، حدیث نمبر 4292.

marfat.com

کہ نبی علیہ منیٰ میں تشریف لائے، جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں پھر قربانی کرکے اپنے مکان میں تشریف لائے، پھر آپ نے حجام کو بلایا اور سر مبارک کی دائیں جانب سے بال مبارک منڈوائے اور ابو طلحہ انصاری کو بلا کر عطا فرمائے پھر بائیں جانب سے بال مبارک منڈوائے اور وہ بھی حضرت ابو طلحہ انصاری کو عطا فرمائے پھر فرمایا:

''اقسمه بين الناس.'' (9)

ترجمہ: ''ان بالوں کو لوگوں میں تقسیم کر دو۔''

☆ حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ روایت فرماتے ہیں کہ صحابی رسول حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی میں رسول اللہ علیہ کے چند بال مبارک تھے۔ ایک جنگ میں آپ کی ٹوپی گر گئی تو آپ نے (ٹوپی واپس لانے کے لیے) حملہ کرنے کا حکم دیا، اصحاب نبی نے اس حملہ میں بہت سے لوگوں کے شہید ہو جانے کو ناپسند کیا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے یہ کاروائی محض ٹوپی کے لیے نہیں کروائی بلکہ اس ٹوپی میں نبی علیہ کے بال تھے کہ کہیں ان بالوں کی برکت سے محروم نہ ہو جاؤں اور کہیں یہ ٹوپی کفار کے قبضہ میں نہ چلی جائے۔'' (10)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وصیت:

آپ کے پاس نبی علیہ کا بال مبارک تھا، فرمایا جب فوت ہو جاؤں تو زبان کے نیچے رکھ دینا، چنانچہ بعد از وفات ایسا ہی کیا تھا۔ (11)

آپ کے پاس حضور اکرم علیہ کے پسینہ مبارک سے ملی ہوئی خوشبو تھی، وصیت فرمائی کہ اس پسینہ والی خوشبو کو میرے کفن میں لگایا جائے۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ علیہ کا عصا مبارک تھا، آپ کی وصیت کے مطابق وہ عصا مبارک آپ کے ساتھ قبر مبارک میں دفن کیا گیا۔

(بیہقی وابن عساکر)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وصیت:

جب میں وفات پاجاؤں تو اس قمیص (نبوی) کو میرے کفن کے نیچے میرے جسم کے ساتھ ملا کر رکھنا اور (نبی علیہ کے) ان بالوں اور ناخنوں کو میرے منہ اور آنکھوں اور سجدہ گاہوں پر رکھنا کیونکہ اگر کوئی چیز نفع بخش ہے تو یہی ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ (12)

روایات بالا سے واضح ہوا کہ رسول علیہ نے اپنے موئے مبارک کی حفاظت کا اہتمام خود فرمایا ہے اور رسول اللہ علیہ کے موئے مبارک کی حفاظت اور تعظیم کرنا اور ان کے بارے میں عقیدہ رکھنا کہ ان سے برکات اور فتوحات ملتی ہیں بلکہ موئے مبارک آخرت میں بھی ذریعہ بخشش ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ و عمل ہے اور یہی صراط مستقیم ہے۔ نیز ثابت ہوا کہ رسول علیہ کے بال مبارک صحابہ کرام کو اپنی جانوں سے زیادہ پیارے تھے۔

حوالہ09: ''صحیح مسلم'' کتاب الحج، باب بیان ان السنة یوم النحر ان یرمی الخ، حدیث نمبر 2300.
حوالہ10: ''الشفاء بحقوق المصطفیٰ'' جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 44.
حوالہ11: ''الاصابه فی تمیز الصحابه'' جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 71.
حوالہ12: ''الاستیعاب'' امام عبد البر، جلد نمبر 21، صفحہ نمبر 399-400.

maktabah.org

درسِ حدیث

مسئلہ رفع یدین پر ایک نظر

تحریر: استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ."

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا: کیا ہوا میں تمہیں رفع یدین کرتے دیکھ رہا ہوں سر کش گھوڑے کی دم کی طرح، تم نماز میں سکون اختیار کیا کرو!" (1,2,3)

اس حدیث کو امام مسلم نے تین مختلف روایتوں سے نقل کیا ہے۔ امام مسلم کی تینوں روایتوں، صحیح ابن حبان کی روایت اور مسند احمد کی روایت کا حوالہ درج کر دیا گیا ہے۔ جبکہ مزید حوالہ جات بھی دیئے جا سکتے ہیں۔

اس حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے نماز میں رفع یدین (رکوع میں جاتے اور اٹھتے ہوئے ہاتھ اٹھانے) سے منع فرمایا ہے۔

جبکہ جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، مسند امام احمد، مصنف ابن ابی شیبہ (استاذ امام بخاری و امام مسلم)، مسند ابویعلیٰ، سنن بیہقی کبیر، طحاوی اور دیگر کتب احادیث میں ہے:

"قَالَ عَبْدُاللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَلا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ؟

ترجمہ: یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں؟

فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّۃٍ."

ترجمہ: پس آپ نے نماز پڑھی اور پہلی بار کے علاوہ رفع یدین نہ کیا۔" (6،5،4)

اس حدیث مبارکہ کو محدثین عظام کے علاوہ نام نہاد اہلحدیثوں کے اکابرین امام ابن حزم ظاہری، محمد ناصر الدین البانی، علامہ احمد محمد شاکر مصری وغیرہم نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔

حوالہ 1: "صحیح مسلم" کتاب الصلوٰۃ، باب الامر بالسکون فی الصلوۃ الخ، جلد: 1، صفحہ: 181، حدیث: 601.
حوالہ 2: "صحیح ابن حبان" کتاب الصلوٰۃ، باب صفۃ الصلوٰۃ، جز: 5، صفحہ نمبر 197، حدیث نمبر 1878.
حوالہ 3: "مسند امام احمد" جز نمبر 6، صفحہ نمبر 111، حدیث نمبر 20450.

marfat.com

جبکہ مسند ابویعلیٰ میں ہے کہ

ترجمہ: ''عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر، اور حضرت عمر کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے مگر نماز کے شروع میں، اور راوی محمد فرماتے ہیں کہ وہ تکبیر اولیٰ کے بعد ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔'' (7)

بخاری شریف میں رکوع میں جانے اور اٹھنے کے وقت رفع یدین کی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

امام طحاوی شرح معانی الاثار جلد نمبر 1م صفحہ نمبر 163 میں صحیح سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں کہ

''حضرت عبداللہ بن عمر تکبیر اولیٰ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔''

پھر امام طحاوی فرماتے ہیں:

یہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے رفع یدین کی روایت فرماتے ہیں پھر خود رفع یدین ترک کرتے ہیں تو اس سے ثابت ہو گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک رفع یدین کے عمل نبوی کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا تھا۔

عینی شرح بخاری میں ہے کہ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو رکوع کے وقت رفع یدین کرتے دیکھا تو فرمایا:

''لَا تَفْعَلْ فَاِنَّهٗ شَیْءٌ فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ تَرَکَهٗ.''

ترجمہ: یعنی یہ نہ کر یہ ایک ایسا فعل ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے کیا اور پھر چھوڑ دیا۔

یہ روایت بھی رفع یدین کی حدیثوں کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم کے استاذ محدث ابو بکر ابن ابی شیبہ نے صحیح سند کیساتھ روایت کیاہے کہ

حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے شاگرد تکبیر اولیٰ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

عمدۃ القاری شرح بخاری میں ہے کہ چاروں خلفاء راشدین اور دیگر عشرہ مبشرہ سب کے سب تکبیر اولیٰ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

امام بیہقی نے سند صحیح سے روایت کیاہے کہ

''حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے صرف تکبیر اولیٰ کے وقت رفع یدین فرمایا اور آپ اس کے بعد اس عمل کا اعادہ نہیں فرماتے تھے۔''

حوالہ4: ''جامع ترمذی'' کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء ان النبی ﷺ لم یرفع الا فی اول مرہ، حدیث: 238، صفحۃ: 59.

حوالہ5: ''سنن ابو داؤد'' کتاب الصلوٰۃ، باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع، حدیث: 640-639، صفحہ: 109.

حوالہ6: ''سنن نسائی'' کتاب الافتتاح، باب ترک ذالک، حدیث نمبر 1016، صفحہ نمبر 158.

حوالہ7: ''مسند ابو یعلیٰ'' مسند عبد اللہ بن مسعود، جز: 8، صفحہ نمبر 453، حدیث نمبر 5039.

marfat.com

سچی حکایات

سلطان الواعظین، مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کی روح پرور اور سبق آموز کاوش

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ایک بڑھیا

حضرت موسیٰ علیہ السلام دریا پار کرنے کے لیے جب دریا کے کنارہ تک پہنچے تو سواری کے جانوروں کے منہ اللہ نے پھیر دیئے کہ خود بخود واپس پلٹ آئیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی الٰہی یہ کیا حال ہے؟ ارشاد ہوا تم قبر یوسف کے پاس ہو ان کا جسم مبارک اپنے ساتھ لے لو۔

موسیٰ علیہ السلام کو قبر کا پتہ معلوم نہ تھا۔ فرمایا کیا تم میں کوئی جانتا ہے؟ شاید بنی اسرائیل کی بڑھیا کو معلوم ہو اس کے پاس آدمی بھیجا کہ تجھے یوسف علیہ السلام کی قبر معلوم ہے؟ اس نے کہا: ہاں! معلوم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تو مجھے بتا دے وہ بولی خدا کی قسم میں نہ بتاؤں گی جب تک کہ جو کچھ میں آپ سے مانگوں آپ مجھے عطا نہ فرمائیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تیری عرض قبول ہے مانگ کیا مانگتی ہے۔ وہ بڑھیا بولی تو حضور سے میں یہ مانگتی ہوں کہ جنت میں میں آپ کے ساتھ ہوں اس درجے میں جس میں آپ ہوں گے۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جنت مانگ لے یعنی تجھے یہی کافی ہے اتنا بڑا سوال نہ کر۔ بڑھیا بولی خدا کی قسم میں نہ مانوں گی مگر یہی کہ آپ کے ساتھ ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام سے رد و بدل کرتے رہے اللہ نے وحی بھیجی موسیٰ وہ جو مانگ رہی ہے تم اسے وہی عطا کر دو کہ اس میں تمہارا کچھ نقصان نہیں۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے جنت میں اپنی رفاقت اسے عطا فرما دی۔ اس نے یوسف علیہ السلام کی قبر بتا دی موسیٰ علیہ السلام نعش مبارک کو ساتھ لے کر دریا سے عبور فرما گئے۔ (طبرانی شریف صفحہ 229)

سبق: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس بڑھیا کو نہ صرف جنت ہی بلکہ جنت میں اپنی رفاقت بھی دے دی۔ معلوم ہوا کہ خدا کے مقبولوں کو جنت پر اختیار حاصل ہے پھر جو مقبولوں اور رسولوں کے سردار حضور احمد مختار ﷺ کو بے اختیار کہے بڑا ہی بے خبر اور جاہل ہے۔

بنی اسرائیل کی گمراہی

بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معیت میں فرعون سے نجات پالی اور دریا کو عبور کرکے جب پار ہو گئے تو ان کا گزر ایک بت پرست قوم پر ہوا جو بتوں کے آگے آسن مارے بیٹھے تھے اور ان بتوں کو پوج رہے تھے۔ یہ بت گائے کی شکل کے تھے۔ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے کہ اے موسیٰ! جس طرح ان لوگوں کے لیے اتنے خدا ہیں۔ اسی طرح ہمیں بھی

marfat.com

آپ ایک خدا بنادیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ جاہلو! یہ کیا بکنے لگے ہو یہ بت پرست تو بربادی و ہلاکت کے حال میں ہیں اور جو کچھ کر رہے ہیں بالکل باطل ہے۔ کیا میں ایک اللہ کے سوا کوئی دوسرا خدا تمہارے لئے تلاش کروں؟

(قرآن کریم، پارہ 9، رکوع 7)

سبق: خدا تعالیٰ کی اتنی مہربانیوں کے باوجود جو اسے بھول جائیں اور بتوں کے آگے جھکنے پر آمادہ ہو جائیں۔ ان کی گمراہی و جہالت میں کیا کلام ہے؟

قاتل کا سراغ

بنی اسرائیل میں ایک مالدار شخص تھا۔ اس کے چچا زاد بھائی نے بطمع وراثت اس کو قتل کرکے شہر سے باہر پھینک دیا اور خود صبح کو اس کے خون کا مدعی بن کر واویلا کرنے لگا۔

لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اصل بات کو ظاہر فرمائے۔ اس پر خدا کا حکم یہ ہوا کہ ایک گائے ذبح کرو اور اس گائے کا ایک ٹکڑا اس مقتول کو مارو تو مقتول زندہ ہو کر خود ہی بتادے گا کہ اس کا قاتل کون ہے؟

لوگوں نے یہ بات سن کر حیران ہو کر پوچھا کہ کیا یہ مذاق تو نہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: معاذ اللہ! کیا میں کوئی ایسی فضول بات کروں گا۔ میں بالکل صحیح کہہ رہا ہوں۔

لوگوں نے پوچھا: تو فرمایئے گائے کیسی ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: خدا فرماتا ہے کہ نہ بہت بوڑھی اور نہ بالکل نوعمر بلکہ ان دونوں کے بیچ میں ہو۔

لوگوں نے کہا خدا سے یہ بھی پوچھ دیجئے کہ اس کا رنگ کیا ہو؟ فرمایا: خدا فرماتا ہے کہ ایسی پیلی گائے جس کی رنگت ڈبڈباتی اور دیکھنے والوں کو خوش کر دینے والی ہو۔ لوگوں نے پھر کہا گائے کی ہر حیثیت کے متعلق ذرا تفصیل سے پوچھ دیجئے ایسا نہ ہو کہ ہم سے کوئی غلطی ہو جائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: خدا فرماتا ہے کہ ایسی گائے ہو جس سے کوئی خدمت نہ لی گئی ہے نہ ہی جوتی گئی ہو نہ اس سے کھیتی کو پانی دیا گیا ہو اور بے عیب ہو جس میں کوئی داغ نہ ہو۔

اب وہ لوگ اس قسم کی گائے کی تلاش کرنے لگے مگر ایسی گائے کا ملنا مشکل تھا۔ ہاں ایک گائے کے متعلق انہیں پتہ چلا کہ وہ گائے ان صفات سے موصوف ہے۔ وہ گائے ایک یتیم بچے کی گائے تھی اور اس کا قصہ یہ تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک صالح آدمی تھا جس کا ایک چھوٹی عمر کا بچہ تھا اور اس کے پاس سوائے ایک گائے کے بچے کے کچھ نہ رہا تھا۔ اس نے اس بچھیا کی گردن پر مہر لگا کر اسے چھوڑ دیا اور بارگاہِ حق میں عرض کیا کہ اے اللہ! میں اس بچھیا کو اپنے بیٹے کیلئے تیرے پاس امانت رکھتا ہوں۔ میرا بیٹا جب بڑا ہو جائے تو یہ اس کے کام آئے۔ اس مرد صالح کا تو انتقال ہو گیا اور بچھیا جنگل میں پرورش پاتی رہی۔ یہ لڑکا جب بڑا ہوا تو باپ کی طرح صالح اور نیک نکلا۔ اپنی ماں کا بڑا فرمانبردار تھا۔

ایک روز اس کی ماں نے کہا بیٹا: تیرے باپ نے فلاں جنگل میں تیرے لئے ایک بچھیا چھوڑی ہے وہ اب جوان ہو گئی ہو گی اس کو جنگل سے لے آ اور اللہ سے دعا کر کہ وہ تجھے تیری امانت عطا فرمادے۔ چنانچہ وہ لڑکا جنگل

marfat.com

پہنچا اور اپنی گائے کو دیکھ کر ماں کی بتائی ہوئی نشانیاں اس میں پا کر اسے پہچان لیا اور خدا کی قسم دے کر اسے بلایا تو گائے فوراً حاضر ہو گئی وہ اسے لے کر ماں کے پاس پہنچا۔

ماں نے حکم دیا کہ جاؤ اسے بازار میں لے جا کر تین دینار پر بیچ آؤ اور شرط یہ کی کہ جب سودا ہو جائے تو ایک بار پھر مجھ سے پوچھ لیا جائے۔ اس زمانہ میں گائے کی قیمت تین دینار تک ہی ہوتی تھی۔ وہ لڑکا گائے لے کر بازار پہنچا تو ایک فرشتہ خریدار کی شکل میں آیا اور اس گائے کی قیمت چھ دینار لگادی مگر اس شرط سے کہ لڑکا اپنی ماں سے اجازت لینے نہ جائے یہیں کھڑے کھڑے خود ہی بیچ ڈالے۔ لڑکے نے منظور نہ کیا اور کہا کہ ماں سے اجازت لئے بغیر میں ہر گز کوئی سودا نہ کروں گا۔

پھر گھر آ کر ماں کو سارا قصہ سنایا ماں نے چھ دینار پر گائے بیچ دینے کی اجازت تو دے دی مگر دوبارہ بیع ہو جانے کے بعد پھر اپنی مرضی دریافت کر لینے کی پابندیاں لگادی وہ لڑکا پھر بازار میں آیا اور وہی فرشتہ خریدار بن کر آیا اور بارہ دینار قیمت لگادی مگر اس شرط پر کہ لڑکا ماں سے اجازت لینے نہ جائے۔ لڑکے نے یہ بات پھر نامنظور کر دی اور ماں سے آ کر سارا حال کہہ دیا۔ ماں سمجھ گئی کہ یہ خریدار کوئی فرشتہ ہے جو آزمائش کے لیے آتا ہے۔ لڑکے سے کہا کہ اب جو وہ خریدار آئے تو اس سے کہنا کہ آپ ہمیں یہ گائے بیچنے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں؟

لڑکے نے یہی بات اس خریدار سے کہہ دی تو فرشتے نے کہا کہ ابھی اس گائے کو روکے رکھو جب بنی اسرائیل خریدنے آئیں تو اس کی قیمت یہ مقرر کرنا کہ اس کی کھال کو سونے سے بھر دیا جائے۔ لڑکا گائے کو گھر واپس لے آیا یہ گائے ہی ایک ایسی گائے تھی جس میں خدا کی بتائی ہوئی ساری صفائی پائی جاتی تھیں اور جس کی بنی اسرائیل کو تلاش تھی۔ چنانچہ بنی اسرائیل کو اس گائے کا پتہ چلا تو مکان پر پہنچے تو اس گائے کی یہی قیمت مقرر ہوئی کہ اس کی کھال کو سونے سے بھر دیا جائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ضمانت پر وہ گائے بنی اسرائیل کے سپرد کر دی گئی اور بنی اسرائیل نے اسے ذبح کر کے اس گوشت کا ایک ٹکڑا اس مقتول کی لاش پر مارا تو وہ زندہ ہو کر کہنے لگا کہ مجھے میرے چچازاد بھائی نے قتل کیا ہے چنانچہ قاتل کو بھی اقرار کرنا پڑ گیا اور وہ پکڑا گیا۔

(قرآن کریم پارہ:1 رکوع:5 روح البیان صفحہ:109)

سبق: خدا کی بتائی ہوئی گائے کے ٹکڑے میں اگر اتنی برکت ہے کہ مردے سے لگ جائے تو وہ زندہ ہو جائے تو جو خدا کے مقبول بندے ہیں ان کے وجود باوجود میں کیوں نہ لاکھوں برکتیں اور کرامتیں ہوں گی اور کیوں نہ ان کے اشارے ہی سے مردوں کو زندگی ملتی ہو گی؟ یہ بھی معلوم ہوا کہ ظالم لاکھ چھپا کر ظلم کرے مگر اس کا پول کھل کر ہی رہے گا اور جس طرح حکمت ربی سے بنی اسرائیل کے مقتول کے قاتل کا پتہ چل گیا اسی طرح کل قیامت کے دن حکمت ربی سے ہر ظالم کا پتہ چل جائے گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ گائے معبود نہیں ہے۔ معبود صرف اللہ ہی ہے بنی اسرائیل نے چونکہ سامری کے بنائے ہوئے گائے کے بت ہی کی پوجا کی تھی اس لئے اللہ نے انہیں کے ہاتھوں ایک گائے ہی کو ذبح کرایا تاکہ انہیں پتہ چل جائے کہ اصل معبود تو وہ ہے جو اس گائے کو ذبح کرنے کا حکم دے رہا ہے۔

marfat.com

مدینہ طیبہ کی حاضری

مولانا ریاض احمد صمدانی، لندن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حج کعبہ کی سعادت پانے کے بعد مدینہ منورہ میں سرکار دوعالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دین ودنیا کی فلاح وسعادت کا موجب ہے اور گناہوں کی بخشش اور قیامت کے دن رحمتِ دوعالم کی شفاعت وحمایت کا وسیلہ ہے۔ جبکہ مدینہ منورہ کی زیارت کے بغیر واپسی سخت محرومی وشقاوت کا سبب ہے۔

علمائے امت نے مدینہ منورہ کی حاضری وزیارت کو واجب قرار دیا ہے اور یہ تصریح کی ہے کہ اگر حج فرض ہو تو پہلے حج کر کے مدینہ منورہ بارگاہِ رسالت میں حاضری دی جائے اور اگر حج نفل ہو تو اب حاجی حضرات کو اختیار ہے چاہے تو پہلے حج سے پاک صاف ہو کر، سرکار دوعالم کے دربار میں حاضری دیں یا پہلے دربارِ رسالت میں حاضری کو حج کی قبولیت کا وسیلہ بنائیں۔ ہاں اگر مدینہ طیبہ راستہ میں آتا ہے تو اب بلا زیارت واجازت سرکار دوعالم ﷺ حج کو جانا بڑی محرومی کا باعث ہے۔

قرآن پاک میں بارگاہِ رسالت کی حاضری کو گناہوں کی بخشش و مغفرت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۔''

ترجمہ: ''اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے کے بعد، آپ کے پاس حاضر ہو جائیں اور اللہ سے گناہوں کی معافی مانگیں اور رسول بھی ان کے لیے بخشش کی دعا کریں تو بلاشبہ وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا پائیں گے۔''

نیز احادیث مبارکہ میں بھی بارگاہ نبوت کی حاضری اور گنبد خضریٰ کے مکیں آقا کی زیارت کو قیامت کے دن حصولِ شفاعت شفیع المذنبین کا موجب بتایا گیا ہے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ کے ارشاداتِ عالیہ ہیں:

☆ ''مجھے ایک ایسی بستی کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں پر غالب آجائے گی، لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں حالانکہ وہ تو مدینہ ہے لوگوں کو گناہوں سے اس طرح پاک وصاف کرے گی جیسے بھٹی لوہے کی میل کو صاف کرتی ہے۔''

☆ ''الٰہی! بلاشبہ حضرت ابراہیم تیرے بندے، تیرے خلیل اور نبی ہیں اور بلاشبہ میں بھی تیرا بندہ اور نبی ہوں انہوں نے مکہ کے لیے تجھ سے دعا کی تھی اور میں

marfat.com

مدینہ کے لیے تجھ سے دعا کرتا ہوں اسی طرح کی دعا جو مکہ کے لیے انہوں نے کی تھی اور اتنی ہی دعا میں اور کرتا ہوں۔"

☆ "الٰہی! مدینہ کو ہمارا اس طرح محبوب بنادے جیسے ہم کو مکہ محبوب و پیارا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اس کی آب و ہوا کو ہمارے لیے خوشگوار کردے، اس کے صاع و مد میں برکت عطا فرما اور یہاں کے بخار کو جحفہ میں بھیج دے۔" (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ "جس سے ہو سکے کہ وہ مدینہ میں مرے تو وہ مدینہ میں ہی مرے کیونکہ جو شخص مدینہ میں مرے گا، میں اس کی (پہلے) شفاعت فرماؤں گا۔"

روضہ مبارک کی زیارت کے متعلق ارشاد فرمایا:

☆ "جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔" (سنن بیہقی)

"جو (مدینہ میں) خالص میری زیارت کے لیے آیا اور میری زیارت کے سوا اور کسی غرض کے لیے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں۔"

☆ "جس نے حج کیا اور میرے وصال کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو یہ ایسا ہی ہے جیسے میری حیات میں میری زیارت سے مشرف ہوا۔" (طبرانی شریف)

☆ "جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔"

☆ "جس کو اللہ تعالیٰ نے وسعت و طاقت دی اور وہ میری زیارت کو نہ آیا اس نے مجھ پر جفا کی۔"

☆ "جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی، قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اس کی شہادت بھی دوں گا اور جو مکہ و مدینہ میں فوت ہو گا قیامت کے دن امن والوں میں اٹھے گا۔"

حج بیت اللہ ادا کرنے کے بعد، سب سے افضل و اعلیٰ نعمت و سعادت مدینہ منورہ کی حاضری و زیارت ہے بلکہ علماءِ اسلام نے اس حاضری کو قریب بواجب اور بہت ضروری قرار دیا ہے کیونکہ اس شہر پاک میں وہ محبوب خدا جلوہ فرما ہیں جن کے طفیل ارض و سما کی محفل میں رونق و بہار ہے اس شہر پاک کے گلی کوچوں نے، اس سرزمین کی خاک پاک کے ذروں نے محبوب خدا کی قدم بوسی کا شرف پایا ہے بلکہ خاک طیبہ کے وہ ذرے جنہیں محبوب خدا کے جسم انور کا قرب خاص ملا ہے ان کی عظمت و رفعت پر تو عرش بریں بھی رشک کرتا ہے۔ لہٰذا حج کعبہ کے بعد یا پہلے جب بھی اس بارگاہ میں حاضری و زیارت کا موقع پائیں تو کسی حرماں نصیب کی قیل و قال کی بناپر، اس سعادت سے محرومی کا داغ لے کر نہ لوٹیں، ورنہ سر محشر پچھتائیں گے اور جب بھی یہ سنہری موقع پائیں تو خالص بارگاہِ رسالت کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کریں، اسی میں وہ تمام برکتیں اور سعادتیں شامل ہیں جن کو زبانِ رسالت نے ان عظمتوں سے ہمکنار فرمایا ہے۔

حج کعبہ کی سعادت پانے والو! اب اس راہِ جذب و شوق میں قدم قدم پر خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر کرتے چلو کہ تمہیں محبوب رب العالمین کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت مل رہی ہے اور اس پیارے محبوب آقا

marfat.com

پر درود و سلام پڑھتے چلو جو تمہیں اپنی بارگاہ بے کس پناہ میں، آغوش رحمت و شفاعت میں گنبد خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں میں بلا رہے ہیں۔ جوں جوں مدینہ منورہ قریب آتا جائے تمہارے ذوق و شوق کی حرارت و گرمی فزوں تر ہوتی چلی جائے، جب باغِ طیبہ کی بلند کھجوریں اور شہر مدینہ کی عمارات نظر آئیں تو درود و سلام کا ورد بکثرت کریں۔ جب سبز گنبد پر نگاہ پڑے تو صلوٰۃ و سلالم پڑھنے میں مزید اضافہ کرتے چلے جائیں۔

جب مدینہ منورہ میں پہنچو تو نہایت ادب و احترام کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضری و باریابی کے حسین تصور میں ڈوبے شوقِ زیارت کی مچلتی آرزوؤں کو دامنِ دل میں سمیٹے یہ دعا پڑھتے ہوئے شہر اقدس میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کریں:

بِسۡمِ اللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ. اَللّٰهُمَّ افۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِکَ وَارۡزُقۡنِیۡ مِنۡ زِیَارَةِ رَسُوۡلِکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ مَارَزَقۡتَ اَوۡلِیَآءَ کَ وَاَهۡلَ طَاعَتِکَ وَاَنۡقِذۡنِیۡ مِنَ النَّارِ وَاغۡفِرۡلِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ یَاخَیۡرَ مَسۡئُوۡلٍ.

ترجمہ: اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں جو اللہ نے چاہا نیکی کی طاقت اللہ سے ہی ملتی ہے۔ الٰہی! سچائی کے ساتھ اس شہر میں داخل کرنا اور سچائی کے ساتھ ہی باہر لانا۔ الٰہی اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے اور اپنے رسول ﷺ کی زیارت کا وہ حصہ مجھے بھی عطا کر جو تو نے اپنے ولیوں اور طاعت والوں کو عطا کیا اور مجھے دوزخ سے بچا، مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اے وہ ذات جو بہترین ہے ان سب سے جن سے مانگا جاتا ہے۔"

مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے بعد، اول اپنے ساز و سامان کی حفاظت و رہائش کا انتظام کرلیں تاکہ دربارِ نبی میں حاضری کے وقت سکون و اطمینان حاصل رہے، پھر نہا دھو کر، مسواک وضو کرکے، صاف ستھرا لباس پہنیں، سرمہ اور خوشبو وغیرہ لگائیں پھر نہایت ادب واحترام کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضری کے لیے چلیں جب دروازہ مسجد باب جبریل پر پہنچیں تو صلوٰۃ و سلام عرض کرکے تھوڑی دیر ٹھہریں گویا سرکار دو عالم سے حاضری کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ اس کے بعد

بِسۡمِ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ افۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِکَ

پڑھتے ہوئے پہلے داہنا قدم اندر رکھ کر مسجد میں داخل ہوں پھر سر جھکائے بڑے ادب واحترام کے ساتھ ریاض الجنۃ میں جائیں اگر جگہ ملے تو یہاں ہی ورنہ اس سے قریب اول دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کریں، بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو۔ نماز کے بعد بارگاہِ رسالت میں حاضری کی سعادت ملنے پر سجدہ شکر ادا کریں اور اس دربارِ عالی کے ادب و احترام کے تقاضوں کو پورا کرنے کی، اور اس حاضری کے قبول ہونے کی دعا مانگیں۔

اس کے بعد، سراپا ادب واحترام روضۂ اقدس پر، مواجہ شریفہ میں جالیوں سے چار ہاتھ دور دست بستہ اس طرح کھڑے ہوں کہ قبلہ کی طرف پشت ہو اور روضہ انور کی طرف منہ ہو، پھر اس یقین وایمان کے ساتھ کہ نبی اکرم ﷺ مرقد پاک میں جلوہ فرما ہیں اور زائر صادق کو ملاحظہ فرما رہے ہیں لہٰذا بہت خشوع و خضوع اور درمیانی

marfat.com

آواز کے ساتھ صلوٰۃ وسلام عرض کریں اگرچہ حضوری کے اس خاص موقعہ پر کوئی مخصوص درود وسلام پیش کرنا لازمی نہیں۔ لیکن موقعہ کی مناسبت سے درج ذیل درود پاک عرض کرنا بہت افضل ہے:

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ. اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ. اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ. اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْن. اَلسَّلامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ.

ترجمہ: ''اے پیارے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ اے اللہ کے رسولِ مکرم آپ پر سلام ہو، اے اللہ کی ساری مخلوق میں بہترین آپ پر سلام ہو، اے گنہگاروں کے شفاعت کرنے والے نبی آپ پر سلام ہو، سلام ہو آپ پر، آپ کی آل پر آپ کے صحابہ پر اور آپ کی ساری امت پر۔''

جتنا اور جب تک ممکن ہو پابندی آداب کے ساتھ صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہیں نیز سرکار دوعالم کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دین ودنیا کی نعمتوں اور حاجتوں کا سوال کریں۔ دین وایمان پر استقامت، اپنے لیے اور اپنے والدین، عزیز واقارب پیر واستاد اور تمام اہل ایمان کے لیے ان الفاظ میں شفاعت کا بار بار سوال کریں۔ کہ

اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَةَ یَارَسُوْلُ اللّٰہِ.

ترجمہ: ''یارسول اللہ، میں آپ سے شفاعت کا سوال کرتا ہوں۔''

اس کے بعد، اگر کسی نے حضور کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے کا کہا ہو تو اس کی طرف سے اس طرح سلام پیش کریں کہ

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ........

لفظ مِنْ کے بعد اس کا نام ذکر کریں، پھر اس جگہ سے ایک ہاتھ دائیں ہٹ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رخ انور کے سامنے کھڑے ہو کر اس طرح سلام پیش کریں:

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَاخَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ. اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَاوَزِیْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ، اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَاصَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ.

ترجمہ: ''اے رسول خدا کے جانشین، آپ پر سلام ہو، اے رسول خدا کے وزیر آپ پر سلام ہو، اے رسولِ خدا کے یارِ غار آپ پر سلام ہو، اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں۔''

اس کے بعد مزید ایک ہاتھ داہنی طرف ہٹ کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دست بستہ کھڑے اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ. اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَامُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْنَ. اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَاعِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ. وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ.

ترجمہ: ''اے امیر المومنین آپ پر سلام ہو، اے چالیس کا عدد پورا کرنے والے آپ پر سلام ہو، اے سلام ومسلمانوں کی آبرو آپ پر سلام ہو، اور آپ پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔''

پھر اس مقام سے ایک بالشت بائیں جانب پلٹ کر حضرت صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما دونوں کے حضور کھڑے اس طرح سلام پیش کریں:

marfat.com

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَاخَلِیْفَتِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَام عَلَیْکُمَا یَاوَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَاضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ. وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَسْأَلُکُمَا الشَّفَاعَۃَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْکُمَا وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

ترجمہ: ''اے رسولِ خدا کے جانشینو! آپ پر سلام ہو، اے رسولِ خدا کے وزیرو! آپ پر سلام ہو، اے رسول خدا کے پہلو میں آرام کرنے والو! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، میں آپ سے رسول خدا کی بارگاہ میں اپنی شفاعت کا سوال کرتا ہوں اللہ ان پر اور آپ دونوں پر سلام و رحمت نازل فرمائے۔''

اس کے بعد، پھر مواجہ شریف میں حضور کی خدمت میں دست بستہ کھڑے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور سرکار دو عالم کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے بعد، حضور کے وسیلہ سے دعائیں مانگیں۔

بارگاہِ رسالت میں حاضری و صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے بعد، دوبارہ ریاض الجنہ میں آکر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت نماز پڑھیں، پھر مسجد نبوی کے ہر ستون کے پاس خصوصاً ستون ابولبابہ کے پاس نماز پڑھیں توبہ و استغفار کریں، دعا مانگیں۔

جتنا عرصہ مدینہ منورہ میں قیام رہے گا۔ بارگاہ رسالت میں حاضری اور حسب دستور صلوٰۃ و سلام بکثرت پیش کرتے رہیں۔ خصوصاً پنجگانہ نماز کے بعد اور مسجد نبوی میں بہ نیت اعتکاف بیٹھیں، ہر وقت ذکر و صلوٰۃ و سلام میں مشغول رہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس کی میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کیلئے دوزخ اور نفاق سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔''

لہٰذا بلاعذر کوئی فرض نماز مسجد نبوی سے باہر نہ پڑھیں، حتی الامکان کوشش کریں کہ روضہ پاک کی طرف پشت نہ ہو۔ روضہ پاک کا نہ طواف کریں نہ سجدہ کریں نہ رکوع کی طرح جھکیں، رسول اکرم ﷺ کی تعظیم ان کی اطاعت و محبت میں ہے۔

• مسجد نبوی کے باہر بھی جب روضہ پاک کے سامنے سے گزریں تو تھوڑی دیر دست بستہ کھڑے صلوٰۃ و سلام عرض کرکے آگے بڑھیں۔ عورتوں کے متعلق نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ان کے لیے میری مسجد کی بجائے اپنے گھر (قیام گاہ) میں نماز پڑھنا زیادہ اجر و ثواب رکھتا ہے۔ لہٰذا مستورات پنجگانہ نماز اپنی رہائش گاہ میں ادا کریں۔ صرف صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے لیے رات کو یا صبح و شام مواجہ شریف میں حاضری دیں۔

جتنا عرصہ مدینہ منورہ میں رہیں، شب و روز قیام و صیام میں، اور حاضری بارگاہِ خیر الانام میں اور وظیفہ صلوٰۃ و سلام میں بسر کرنے کی کوشش کریں۔

نیز اس شہر پاک کے مشہور و مقدس مقامات کی زیارت بھی فرصت کے اوقات میں ضرور کریں۔ بالخصوص مدینہ طیبہ کے مشہور قبرستان بقیع شریف کی زیارت سنت ہے۔ یہاں دس ہزار صحابہ کرام اور بے شمار تابعین و اولیاء عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین مدفون ہیں۔

مسجد قبا کی زیارت اور وہاں نماز پڑھنا بھی سنت ہے۔ حدیث پاک میں ہے مسجد قبا میں نماز پڑھنا عمرہ کے برابر ہے۔ حضور ہر ہفتہ کو پیدل یا سوار قبا تشریف جاتے تھے شہدائے احد کی زیارت بھی مسنون ہے۔ حضور

marfat.com

ہر سال کے شروع میں شہدائے احد کے پاس تشریف لاتے اور انہیں اس طرح سلام فرماتے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ.

احد پہاڑ کی زیارت بھی برکت کا باعث ہے۔ حضور کا ارشاد ہے احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت و پیار کرتے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ جب تم احد پہاڑ کی زیارت کرو تو اس کے درخت سے کچھ کھاؤ اگرچہ کیکر کا درخت ہی ملے۔

مدینہ طیبہ کے دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت بھی بہت برکت کا باعث ہے۔ بالخصوص وہ کنویں جن سے حضور نے پانی پیا یا ان سے وضو کیا یا ان میں اپنا لعاب دہن ڈالا۔ ان کنوؤں کا پانی پینا اور ان سے وضو کرنا حصولِ برکت کا ذریعہ ہے۔

وقتِ رخصت:

وہ تمام آداب جو بیت اللہ سے رخصت کے بتائے گئے ہیں وہی بیت رسول سے رخصت کے وقت پیش نظر رکھیں۔ جب مدینہ طیبہ سے رخصت کا وقت آئے تو مسجد نبوی میں آئیں، اگر وقت مکروہ نہ ہو تو مصلّٰی رسول یا اس کے قرب وجوار میں دو رکعت نماز پڑھ کر مواجہ شریفہ میں حاضری دیں پھر نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ بطریق ندکور صلوٰۃ و سلام عرض کریں، اور بچشم اشکبار، بعجز وانکسار، حضور سے بار بار اس بارگاہ میں حاضری کا سوال کریں اور سچے دل سے یہ دعا مانگیں:

الٰہی! ایمان و سنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور بقیع میں دفن ہونا نصیب فرما۔ اٰمِیْن یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ!

بقیہ دانش حجاز

نام نہاد صوفیاء

ہمارے زمانے کے بعض جاہل صوفیاء کا یہ دعویٰ ہے کہ انکا شیخ قطب زماں ہے اور اس کی اقتداء ہر مسلمان پر واجب ہے حتیٰ کہ جو اس کا مرید نہ ہوگا وہ کافر ہوگا اور اگر اسی حالت میں مر گیا تو مسلمان نہیں مرے گا۔

(روح البیان جلد نہم صفحہ 483)

تبصرہ: صاحب روح البیان نے اپنے دور (گیارہویں صدی) کی بات کی ہے، ظاہر ہے مرور زمانہ کے ساتھ اس بدعت میں اضافہ ہو گیا ہے، ہمارے دور میں بے عمل پیروں کو قطب زماں، غوث العصر اور معلوم نہیں کیا کچھ کہا جارہا ہے، جس کے بھی دو، اڑھائی مرید ہو جائیں وہی قبلہ عالم اور جنید ثانی کہلانے پر مصر ہے، ان قبلیوں کی بہتات نے سواد اعظم میں وہ افتراک پیدا کیا ہے کہ الامان والحفیظ، نہ علم ہے نہ عمل، نہ سیرت نہ کردار بس صرف جبہ اور دستار۔

عوام تو رہے ایک طرف بڑے بڑے خواص ان کے صیدِ زبوں بنے ہوئے ہیں اور اپنے ایمان ان کی پیری کی بھینٹ چڑھا رہے ہیں۔ اولیاء اور صوفیاء کی زندگیاں دعوت و عزیمت سے عبارت تھیں، اسلام ہمیں ان کی وساطت اور جہد و ریاضت سے پہنچا تھا لیکن ان کے نااہل جانشینوں اور جھوٹے روپ دھارنے والے رہزنوں نے ان کی روشن تاریخ کو داغدار کر دیا ہے۔

سرمست ہیں ظاہر میں، بہ باطن ہشیار
صوفی ہیں، مگر عمل ہے ان کا تہہ دار
قوالی و نذرانہ و دعا و مجلس
ان چار عناصر سے ہوئے ہیں تیار

marfat.com

قرآن وسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل
دارالافتاء اہلسنت

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

علماء کو کس طرف زیادہ توجہ دینا چاہئے؟

سوال:

آج کے دور میں علماء کیلئے تبلیغ کرنے کا کیا معیار ہونا چاہئے؟ مولانا اسرار الحق، سرگودہا

جواب:

علماء کرام خصوصا واعظین کی تمام تر سعی اور کوشش یہ ہونی چاہئے کہ وہ قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کریں۔ اور اس پیغام کو عام کریں جو رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے اور جس پر عمل پیرا ہونے سے تاریخ عالم میں حیرت انگیز انقلاب آ گیا اور قیصرو کسریٰ کے تاج شہنشاہی مجاہد صحابہ کی ٹھوکروں پر آ گئے۔

ہمارے علماء کا یہ فرض ہے کہ لوگوں کو دین کی اصل روح سے آشنا کریں، انہیں بتائیں کہ توحید اور شان الوہیت کیا ہے! رسالت اور مقام رسالت کیا ہے! انہیں بتائیں کہ عبودیت کا مطلب کیا ہے! خداوند قدوس کے کارساز اور رزاق ہونے کا یقین دلوں میں پیدا کیا جائے! دلوں کو خشیت الٰہی سے معمور کیا جائے! ایک ایک عمل پر جوابدہ ہونے کا احساس دلایا جائے! اور قوت عمل بیدار کی جائے۔

کس پر کیا ذمہ داری ہے؟

سوال:

اسلام نے کس کس پر ذمہ داری مقرر کی ہے جس کے بارے میں اس سے حساب و کتاب ہو گا؟
قمر، نزد تیمور چوک گجرات

جواب:

صحیح بخاری کی کتاب الاحکام میں ہے:

''خبردار! تم میں ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ تو امام وحاکم (حکمران اور بادشاہ) جو لوگوں کا نگہبان ہے، اُس سے اُس کی رعیت کے بارے میں سوال ہو گا۔ مرد اپنے گھر کا نگران ہے اُس سے اُس کے گھر والوں کے بارے میں سوال ہو گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی نگران ہے، اُس سے اُن کے بارے میں پوچھ ہو گی۔ آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال کا محافظ ہے، اُس سے اُس کے آقا کے مال کے بارے میں باز پرس ہو گی۔ سن لو! تم سب نگراں اور ذمہ دار ہو! اور تم سب سے اپنی اپنی ذمہ داریوں اور اپنے اپنے محکموں کے بارے سوال کیا جائیگا۔'' (2،1)

حوالہ 1: ''صحیح بخاری'' کتاب الاحکام، باب قول اللہ تعالیٰ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول الخ، حدیث: 6605.

حوالہ 2: ''صحیح مسلم'' کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل الخ، حدیث نمبر 3408.

marfat.com

لیکن افسوس ہے کہ آج بالعموم ہم میں ذمہ داروں کا ہر طبقہ غفلت ولاپرواہی کا شکار ہو کر فکر آخرت سے یکسر دور ہوتا چلا جارہا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی گرفت سے بچائے اور احساس ذمہ داری کی توفیق عطا فرمائے!

توبہ کرنا مؤمنین کی صفت ہے!

سوال:

توبہ کے بارے میں کچھ وضاحت فرمائیں؟

حشمت خان، چارسدہ

جواب:

سورۃ توبہ کی آیت میں مومنین مخلصین کی پہلی صفت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ توبہ کرنے والے ہیں۔ (3)

یعنی اگر بہ اقتضاء بشریت ان سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو وہ نادم ہوتے ہیں اور بارگاہِ خداوندی میں عفو ودرگزر کی التجائیں کرتے ہیں۔ کیونکہ گناہ کے ارتکاب پر فخر کرنا اور اس کو ہلکا سمجھنا شریعت اسلامیہ کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے بے نیازی اور اس کی رحمت سے مایوسی ایمان کے منافی ہے۔

توبہ واستغفار کے وقت بندہ چونکہ اپنی کوتاہی اور گنہگاری کے احساس ندامت کی وجہ سے اپنے خالق ومالک کے حضور اپنے آپ کو مجرم اور گنہگار سمجھ کر معافی کا طالب ہوتا ہے اس لئے بندگی کے احساس کی جو کیفیت توبہ کے وقت ہوتی ہے وہ کسی اور دعا کے وقت نہیں ہوتی۔ اس لئے توبہ واستغفار اعلیٰ درجہ کی عبادت قرار پاتی ہے اور توبہ کرنے والے بندوں کے لئے صرف معافی اور بخشش ہی کی نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایات کی بشارت سنائی گئی ہے۔ سنن ترمذی میں حضور سرورِ عالم ﷺ کا ارشاد ہے:

''ہر آدمی خطا کار ہے اور ان میں وہ بہت اچھے ہیں جو خطا وقصور کے بعد مخلصانہ توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہو جائیں۔''

نیز سنن ابن ماجہ شریف کی حدیث میں ہے:

''التائب من الذنب کمن لا ذنب له''

ترجمہ: ''یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا بندہ اس کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔'' (4،5)

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ توبہ صرف عاصیوں اور گناہگاروں ہی کا کام نہیں ہے، بلکہ بندہ کی عبدیت کا تقاضا یہی ہے کہ وہ اللہ رب العالمین کے حضور بہر حال توبہ واستغفار کرتا رہے۔ انبیاء کرام اور خصوصاً حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جو طیب وطاہر اور معصوم رسول ہیں، آپ سے قبل اظہارِ نبوت اور بعد از اظہارِ نبوت گناہ کا صدور ہی ناممکن ہے۔ مگر اس کے باوجود رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں:

''اے لوگو! توبہ کیا کرو! میں خود بھی دن میں سو مرتبہ اللہ کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔''

زوجین سے متعلق ایک مسئلہ!

سوال:

ہم زوجین بہت سادہ تھے، شادی کے بعد اپنی لاعلمی کی وجہ سے چند روز ہم سے غلط راستے میں صحبت ہوتی رہی۔ صورت حال واضح ہونے کے بعد سے ہم بہت پریشان ہیں۔ لہٰذا ہماری رہنمائی کی جائے اور بتایا جائے کہ ہمارا

حوالہ 3: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 10، سورہ توبہ، آیت نمبر 112.
حوالہ 4: ''سنن ابن ماجہ'' کتاب الذھد، باب ذکر التوبہ، حدیث نمبر 4240.
حوالہ 5: ''سنن بیھقی کبیر'' کتاب الشھادات، باب شھادۃ القاذف، جز: 5، صفحہ: 175، حدیث نمبر 21151.

marfat.com

نکاح قائم ہے یا نہیں؟ ایک قاریہ

جواب:

مسند احمد اور دیگر کتب حدیث میں حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ حق بات (کے اظہار) سے شرم نہیں فرماتا، تم لوگ عورتوں کے پیچھے کے مقام میں صحبت نہ کرو۔''

جامع ترمذی و دیگر کتب حدیث میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا جو مرد یا عورت کے ساتھ اس کے پیچھے کے مقام میں صحبت کرے۔'' (6,7)

تو درج بالا احادیث سے واضح ہوا کہ آپ کا عمل نہ صرف گناہ کبیرہ تھا بلکہ اس کے بارے میں سخت وعیدیں نازل ہوئی ہیں۔ لہذا آپ اللہ کے حضور سچی توبہ واستغفار کریں اور جتنا ممکن ہو صدقہ کریں۔ تاکہ اللہ کی رضا حاصل ہو اور سختیوں سے نجات حاصل ہو جائے۔

باقی رہا آپ کے نکاح کا مسئلہ تو وہ ختم نہیں ہوا بلکہ بدستور قائم ہے۔

قاتل کا ساتھ دینا کیسا ہے؟

سوال:

قاتل کی برادری اور وکلا سب کچھ جانتے ہوئے بھی عموماً قاتل کا ساتھ دیتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟

عاصم، گوجرہ منڈی بہاؤالدین

جواب:

کسی مسلمان کے قتل کو جائز سمجھ کر اسے ناحق قتل کر دینا کفر ہے، جس کی سزا دائمی عذاب جہنم ہے۔

جبکہ کسی مسلمان کے قتل کو گناہِ کبیرہ سمجھتے ہوئے اسے قتل کرنا یا کسی ذمی (اہل کتاب جو دارالسلام کے شہری ہوں) کو جان بوجھ کر قتل کر دینا سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

البتہ حدود و قصاص میں قاضی اسلام کے فیصلے کے مطابق کسی مجرم کو قتل کرنا یا پھر اہل حرب اور باغیوں کے خلاف قتال میں کفار اور باغیوں کو قتل کرنا جائز ہے۔

قرآن و حدیث میں ناحق قتل کو بہت بڑا فساد قرار دیا گیا ہے اور اس پر سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ حدیث پاک میں ہے:

''جو قاتل کی آدھے لفظ کے ساتھ امداد کرے اسے بھی جہنم میں ڈالا جائے گا۔''

اس حدیث مبارکہ کی رو سے وکلاء کیلئے قاتل کا مقدمہ لڑنا جائز نہیں اور برادری اور دوست واحباب کو بھی قاتل کا ساتھ دینا جائز نہیں۔

کاش کہ لوگ اس حدیث پاک پر عمل کریں تاکہ قاتلوں کی حوصلہ شکنی ہو اور قتل وغارت کا خاتمہ ہو سکے!

خالہ بھانجی کو ایک نکاح میں اکٹھا کرنا کیسا ہے؟

سوال:

کیا ایک شخص بیک وقت اپنے نکاح میں حقیقی خالہ بھانجی کو جمع کر سکتا ہے؟ شرعی حکم سے آگاہ کیا جائے۔

نعمت اللہ، دولت نگر گجرات

حوالہ 6: ''الترغیب والترهیب'' جلد نمبر 3، صفحه نمبر 198، دار الکتب العلمیه بیروت۔

حوالہ 7: ''مسند ابو یعلیٰ'' اول مسند ابن عباس، جز نمبر 4، صفحه نمبر 266، حدیث نمبر 2378۔

maarfat.com

جواب:

اسلام میں خالہ اور بھانجی (یا پھر کوئی بھی دو ایسی عورتیں جو آپس میں محرم ہوں) کو ایک شخص کے نکاح میں جمع کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم اپنی اپنی "صحیح" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَایُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْأَۃِ وَعَمَّتِھَا وَلَابَیْنَ الْمَرْأَۃِ وَخَالَتِھَا."

ترجمہ: "بھتیجی اور پھوپھی کو اور یونہی بھانجی اور خالہ کو ایک شخص کے نکاح میں جمع نہ کیا جائے" (9،8)

شادی سے متعلق چند سوال اور انکے جوابات

سوال:

1۔ اسلام میں ایک مرد کو کتنی عورتوں سے شادی کرنے کا اختیار ہے؟

2۔ دوسری شادی کرتے وقت پہلی بیوی سے اجازت لینا شرعاً ضروری ہے یا نہیں؟

3۔ دوسری شادی کے بعد پہلی بیوی کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟

شریعت کی روشنی میں درج بالا سوالوں کے جواب دے کر مہربانی فرمائیں۔ ریاض احمد ولد نیاز علی گجرات

جواب:

1۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے پارہ نمبر 4، سورہ نساء کی آیت نمبر 3 میں ارشاد فرماتے ہیں:

"فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ. فَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّاتَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً."

ترجمہ: "تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں پسند آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار۔ تو اگر تمہیں ڈر ہو کہ (ایک سے زائد بیویوں کو) برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو۔" (10)

درج بالا ارشاد خداوندی سے معلوم ہوا کہ مرد اگر ایک سے زائد بیویوں کے حقوق برابری کے ساتھ ادا کر سکتا ہو تو اسے ایک وقت میں 2، 3 اور 4 عورتوں سے شادی کرنے کی اجازت ہے۔ اور اگر ان کے حقوق میں انصاف نہ کر سکے تو ایک ہی بیوی پر اکتفا کرے۔ وگرنہ گنہگار ہو گا۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان مرد کو چار عورتوں (جو کہ اس کی محرم نہ ہوں) سے شادی کرنے کی اجازت فرمائی ہے اور شریعت اسلامیہ میں اس اجازت کو پہلی بیوی کی اجازت سے کہیں بھی مقید نہیں فرمایا۔ لہذا پہلی بیوی کے حقوق ذمہ داری سے پورے کرنا ضروری ہے اس سے اجازت لینا ضروری نہیں۔

3۔ وہ اب بھی اس کی بیوی ہے۔ اس کے شرعی حقوق (مثلاً کھانا پینا، رہن سہن، کپڑے، اور بیوی کیلئے وقت وغیرہ) کا خیال رکھنا پہلے بھی مرد کی ذمہ داری تھی اور دوسری شادی کرنے کے بعد اب انصاف کرنا بھی اُسکی ذمہ داری ہے۔ اور شرعی حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے پر بیوی اُس پر تقاضا کر سکتی ہے۔

حوالہ08: "مشکوۃ المصابیح" کتاب النکاح، باب المحرمات، الفصل الاول، صفحہ: 273، طبع دھلی۔

حوالہ09: "صحیح مسلم" کتاب النکاح، باب تحریم الجمع بن المرأۃ وعمتھا او خالتھا، حدیث نمبر 2514.

حوالہ10: "قرآن مجید" پارہ نمبر4، سورہ نساء، آیت نمبر 3

marfat.com

دانش حجاز

اقوال زریں اور تبصروں سے مزین، برطانیہ کے نامور سکالر محمد دین سیالوی کی دانشمندانہ تحریر

تین چیزیں دل کو سخت کردیتی ہیں

کہا جاتا ہے کہ تین چیزیں دل کو سخت کر دیتی ہیں:

☆ کسی حیران کن بات کے بغیر ہنسنا۔

☆ بغیر بھوک کھانا کھانا۔

☆ فضول گفتگو کرنا۔

زیادہ بولنے کا برا انجام

جو زیادہ بولتا ہے اس کی غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں، جس کی غلطیاں زیادہ ہوں اس میں حیا کم ہو جاتا ہے، جس میں حیا کم ہو جائے اس میں تقویٰ کم ہو جاتا ہے، جس کا تقویٰ کم ہو جائے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے اور جس کا دل مرجائے وہ جہنم کا سزاوار ہے۔

(تنبیہ الغافلین صفحہ 201)

آٹھ چیزوں سے زبان کی حفاظت کرو

☆ سنجیدگی اور مزاح میں جھوٹ بولنا۔

☆ وعدہ خلافی کرنا۔

☆ شیخی، لڑائی، جھگڑا اور لوگوں کے ساتھ بحث مباحثہ کرنا۔

☆ اپنی پاکیزگی بیان کرنا۔

☆ لعنت کرنا، طعنہ مارنا۔

☆ مخلوق خدا کیلئے بددعا کرنا۔

☆ لوگوں کے ساتھ ٹھٹھا، مخول اور مذاق کرنا۔

جو نو چیزوں کو چھوڑ دے گا اسے نو چیزیں عطا کی جائینگی

عبد اللہ بن محمد عابد علیہ الرحمۃ سے روایت ہے کہ جو آدمی نو باتیں چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اسے نو باتوں کی توفیق عطا فرمائے گا:

☆ جو فضول نظر بازی چھوڑ دے گا اسے خشوع وخضوع عطا کیا جائے گا۔

☆ جو تکبر چھوڑ دے گا اسے عاجزی عطا کی جائیگی۔

☆ جو فضول گفتگو چھوڑیگا اسے حکمت عطا کی جائیگی

☆ جو فضول کھانا چھوڑ دے گا اسے عبادت میں حلاوت (مٹھاس) عطا کی جائے گی۔

☆ جو مزاح چھوڑ دے گا اسے حسن و جمال عطا کیا جائے گا۔

marfat.com

☆ جو ہنسا چھوڑ دے گا اسے رعب و دبدبہ عطا کیا جائے گا۔

☆ جو (لوگوں کے مال میں) رغبت چھوڑ دے گا اسے محبت عطا کی جائے گی۔

☆ جو تجسس چھوڑ دے گا اسے اپنے عیوب کی اصلاح کی توفیق دی جائے گی۔

☆ جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں توہم پرستی چھوڑ دے گا اسے شک اور نفاق سے نجات عطا کی جائیگی۔

جو جس چیز سے محبت کرتا ھے کثرت سے اس کا ذکر کرتا ھے

کچھ لوگوں نے حضرت رابعہ عدویہ رحمہا اللہ کے پاس دنیا کی مذمت کی تو آپ نے فرمایا:

''خاموش ہو جاؤ اور دنیا کا ذکر نہ کرو، اگر دنیا تمہارے دلوں میں رچی بسی نہ ہوتی تو تم اتنی کثرت سے اس کا ذکر نہ کرتے کیونکہ (انسان کو) جس چیز سے محبت ہوتی ہے اسی کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔''

شعر کا ترجمہ:

دنیا مردہ لاش ہے اور اس کے طالب جانوروں کی مثل ہیں، لمبی ٹوپیوں اور (بڑے جبوں) والے دنیا کی سب سے زیادہ مذمت کرتے ہیں اور حقیقت میں ان میں سے اکثر دنیا کے سب سے بڑے پجاری ہیں۔

(ارشاد العباد، صفحہ 11)

تبصرہ:

حضرت رابعہ عدویہ رحمہا اللہ کے اس فرمان میں ریا کار اور نمود و نمائش کے دلدادہ لوگوں پر تنقید ہے، یہ لوگ اپنے آپ کو صوفیاء میں سے ظاہر کرتے ہیں، بات بات پر دنیا سے نفرت کا اظہار اور اس کی مذمت کرتے ہیں حالانکہ وہ شدید قسم کے دنیا پرست ہوتے ہیں اور دنیا کا ذکر کر کے ذہنی سکون محسوس کرتے ہیں۔

دنیا کا بار بار ذکر کرنا ہی بتاتا ہے کہ دال میں کچھ کالا کالا ہے وہ اس مصرع کا مصداق ہوتے ہیں ۔

کام ہے ان کے ذکر سے، خیر وہ یوں ہوا کہ یوں

یہ ایک نفسیاتی حقیقت ہے جس کا تجربہ آپ کو آئے روز ہوتا ہے، کہ جو آدمی جس برائی میں مبتلا ہوتا ہے وہ بار بار اس سے برأت کا اظہار کرتا ہے، اسے خوف ہوتا ہے کہ بے نقاب نہ ہو جائے، لہٰذا پردے ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ جو آدمی جھوٹا ہے وہ بات بات پر کہے گا، میں نے تو کبھی جھوٹ نہیں بولا، میں تو سچی بات کرتا ہوں، قسمیں کھائے گا لیکن سچے آدمی کو اپنے کردار پر اعتماد ہوتا ہے، اسے اپنی صفائیاں پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

شیطان آفتابِ معرفت کی شعاع سے ڈرتا ھے

ابو سعید خراز علیہ الرحمۃ نے شیطان کو خواب میں دیکھا اور اسے ڈنڈے سے مارنے کا ارادہ فرمایا۔

شیطان نے کہا: ''ابو سعید! میں ڈنڈے کی مار سے نہیں ڈرتا، ہاں آفتاب معرفت کی شعاع سے ڈرتا ہوں۔ وہ آفتاب معرفت جو عارف ربانی کے قلب مبارک کے آسمان سے طلوع ہو۔'' (روح البیان جلد اول صفحہ 5)

باقی صفحہ نمبر 21 پر ملاحظہ فرمائیں!

marfat.com

تحریر: استاذ العلماء مفتی محمد افضل [illegible]

وہابی مذہب اور اسکا بانی

محمد بن عبدالوہاب نجدی

محمد بن عبدالوہاب نجدی

محمد بن عبدالوہاب نجدی ۱۱۱۴ھ بمطابق 1703ء کو نجد کے علاقہ عینیہ کے مقام پر پیدا ہوا۔ اس کے والد شیخ عبدالوہاب حنبلی مذہب کے ایک سنی العقیدہ عالم دین تھے۔ حکومت برطانیہ کی خفیہ وزارت کے ایک آفیسر ہمفرے کی ڈائری جسے سب سے پہلے جرمن اور فرانس میں شائع کیا گیا (اور اس کا اردو ترجمہ ''ہمفرے کے اعترافات'' کے نام سے پاکستان میں دستیاب ہے) کے مطابق محمد بن عبدالوہاب نجدی بصرہ میں زیر تعلیم تھا کہ ہمفرے جاسوس نے اسے انگریزی مشن کے لیے منتخب کرلیا۔ انگریزی مشن یہ تھا کہ اسلام کے نام پر ایک نیا مذہب تشکیل دیا جائے اور اس کے پیرو کاروں کے دلوں میں یہ بات پختہ کردی جائے کہ اس زمانہ کے تمام مسلمان مشرک و کافر ہیں اور ان کو قتل کرنے والے کے لیے جنت ہے۔ اور اس نئے مذہب کے پیروکاروں کو مرکز اسلام اور جہاں جہاں ممکن ہو اقتدار دلوا کر اپنے مخصوص مقاصد حاصل کئے جائیں۔

ہمفرے جاسوس کے مطابق ہمفرے نے عربی زبان پر عبور حاصل کرلیا تھا اور قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی پر بھی خاصی معلومات حاصل کرلی تھیں اور وہ ایک مسلمان تاجر کے روپ میں تھا اور اس نے اپنا نام محمد رکھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ترکی اور عرب ممالک میں مسلمانوں میں سے انگریزی ایجنٹ تیار کرنے کے لیے کثیر تعداد میں جاسوس خوبصورت لڑکیاں بھی تھیں۔ ہمفرے کے مطابق وہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کا دوست بن گیا اور سب سے پہلے اسے متعہ پر قائل کیا اور ایک صفیہ نامی جاسوس خوبصورت لڑکی کو متعہ کے نام پر زنا کے لیے پیش کیا۔ اس صفیہ نامی لڑکی نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کو زنا کے ساتھ ساتھ شراب نوشی کا بھی عادی بنادیا۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی کا نیا مذہب کیا تھا:

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے دل و دماغ میں جو نیا مذہب ڈال دیا گیا اس کے چند عقیدے یہ تھے:

...... جو نبی علیہ السلام یا کسی نیک بندے کو وسیلہ یا شافع مانے وہ کافر ہے۔

...... جو نبی علیہ السلام کو پکارے وہ بھی کافر ہے۔

...... نبی علیہ السلام کی نشانیوں کی تعظیم کرنا کفر ہے

...... اہل قبور سے مدد مانگنا شرک و کفر ہے، لہٰذا قبروں اور قبوں کو گرانا فرض ہے۔

...... روئے زمین کے تمام لوگ کافر و مشرک ہیں ان

marfat.com

کو قتل کرنا اور ان کے مال لوٹنا جائز ہے، بلکہ ان مشرکوں کو قتل کرنے والے کے لیے جنت واجب ہے۔

...... نبی علیہ السلام محض ایک طارش (پیغام رساں) تھے، اب ان کا کوئی نفع باقی نہیں رہا۔ ہماری لاٹھی محمد ﷺ سے افضل ہے کیوں کہ اس لاٹھی سے سانپ کو مار سکتے ہیں اور محمد اب ہمارے کسی کام کے نہیں۔

...... پہلے بت سواع اور لات و عزی تھے اور موجودہ بت محمد، علی اور عبد القادر ہیں۔

...... نبی علیہ السلام کی قبر یا آپ سے منسوب مقامات اور مساجد کی طرف سفر کرنا شرک اکبر ہے۔

(تفصیل کیلئے الدرر السنیہ، حاشیہ سیف چشتیائی قدیم نسخہ صفحہ 100 ودیگر)

ہمفرے کی ڈائری کے مطابق محمد بن عبدالوہاب نجدی کو اس نئے مذہب کی ترویج کے لیے کھلا پیسہ دیا گیا اور اس کے ساتھ ہمفرے محمد بن عبدالوہاب نجدی کو جھوٹی خوابیں بیان کر کے اسے نئے مذہب کی ترویج پر اکساتا تھا۔ حتیٰ کہ ہمفرے نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کو بتایا کہ مجھے خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت ہوئی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ تم نبی علیہ السلام کے قریب آئے ہو اور تمہارے چہرے سے نور کی شعاعیں نکل رہی ہیں اور نبی علیہ السلام کھڑے ہو کر تمہارا ماتھا چومتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ محمد اس زمانہ میں تم ہی میرے وارث ہو وغیرہ وغیرہ۔

ہمفرے لکھتا ہے کہ ان خوابوں کو سن کر محمد بن عبدالوہاب نئے مذہب کے بارے میں اور زیادہ پر جوش ہو جاتا تھا۔

چنانچہ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بھائی زید بن خطاب کے مزار مبارک کو جو کہ جبیلیہ کے مقام پر تھا شہید کر کے اپنے مذہب کا عملی طور پر آغاز کیا۔ محمد بن عبدالوہاب نے خود بھی ٹنڈ کروار کھی تھی اور جو شخص اس کے مذہب کو قبول کرتا اس کی بھی ٹنڈ کروادیتا تھا۔

محمد بن عبدالوہاب کے بارے میں حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کا نظریہ:

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اور نیز آنحضرت ﷺ نے ان تیس کذابوں کے وجود سے اطلاع دی جو کہ اپنے کو خدا کا نبی زعم کریں گے۔ **سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یریکم انه نبی اللّٰه.** راوی ثوبان، ابو داؤد، ترمذی، مشکوۃ اور نیز ان تیس دجالوں کے حدوث سے آگاہ فرمایا۔ جو اپنے کو خدا کا رسول ہونا زعم کرینگے۔ **لاتقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلثین کلھم یزعم انه رسول اللّٰه.** راوی ابوہریرہ، صحیح بخاری، صحیح مسلم، پس اگر ان پیشین گوئیوں کو بھی خارج میں مطابق کر کے دیکھا جائے تو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور حمدان بن قرمط اور محمد بن عبدالوہاب کے بعد یہی قادیانی صاحب ہیں جنہوں نے اپنے کو نبی سمجھا۔'' (سیف چشتیائی پرانا نسخہ صفحہ 2-101)

حضرت خواجہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس ارشاد بالا سے واضح ہے کہ آپ کے نزدیک محمد ابن عبدالوہاب امت کے 30 دجالوں میں سے ایک دجال تھا۔

محمد بن عبدالوہاب اور محمد بن سعود کا گٹھ جوڑ:

محمد بن عبدالوہاب نے اس نئے وہابی مذہب کے لیے ایک گروہ تیار کر لیا تو اسے اور مضبوط کرنے کے لیے حاکم درعیہ محمد بن سعود کو اس کی بیوی کے ذریعے (جو کہ

marfat.com

غالبًا جاسوس تھی) وہابی مذہب میں لایا گیا اور ہمفرے کے مطابق محمد بن عبدالوہاب اور محمد بن سعود کے درمیان ایک معاہدہ کروایا گیا جس میں بنیادی نکتہ یہ تھا کہ مذہب شیخ محمد بن عبدالوہاب کا ہوگا اور سیاست محمد بن سعود کے پاس ہوگی۔ چنانچہ یہ معاہدہ ابھی تک قائم ہے اور برٹش حکومت اس معاہدہ پر دونوں (محمدین) کی اولادوں کو پابند کیئے ہوئے ہے۔ محمد بن عبدالوہاب کی آل کو آل شیخ کہا جاتا ہے اور سعودی عرب کے تمام مذہبی اختیارات انہی لوگوں کے پاس ہیں اور محمد بن سعود کی آل کو آل سعود کہا جاتا ہے اور حکومتی اختیارات سب کے سب آل سعود کے پاس ہوتے ہیں۔

سعودی حکومت ہمیشہ سے برطانیہ کی حلیف وایجنٹ ہے

حجاز مقدس عرب شریف میں سعودی حکومت آئینی و قانونی طور پر محمد ابن عبدالوہاب نجدی کے عقائد کی پابند و پیروکار ہے۔ یہ لوگ ہمیشہ سے برطانیہ اور امریکہ کے حلیف ہیں اور ہمیشہ عالم اسلام کے خلاف امریکہ و برطانیہ کی پالیسیوں و اقدامات کی کھلی حمایت کرتے ہیں۔ سعودیوں نے اپنا دفاع اور فوجوں کا مکمل کنٹرول، یہود و نصاریٰ کے ہاتھ میں دیا ہوا ہے اور یہود و نصاریٰ سے کھلی دوستی قائم کی ہوئی ہے۔ جبکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو بھی تم میں سے انہیں دوست بنائے گا تو وہ انہی میں سے ہو گا۔''

حوالہ: ''قرآن مجید'' پارہ: 6، سورہ مائدہ، آیت: 51.

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے خلافت عثمانیہ کو ختم کرنے اور حجاز مقدس سے اہلسنت وجماعت کی حکومت کو ختم کرنے میں حکومت برطانیہ کیساتھ ملکر اسلام شکن اقدامات اٹھائے تھے۔

وہابی مذہب کی کارستانیوں کا مختصر تذکرہ:

محمد بن عبدالوہاب اور محمد بن سعود دونوں نے مل کر انگریزی مذہب (وہابی) کے مطابق سید العالمین حضرت محمد رسول ﷺ کی توہین و تنقیص کی اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر و مشرک اور واجب القتل قرار دینے کی مہم شروع کی اور دوسری طرف مسلمانوں کے مرکز خلافت عثمانیہ کو ختم کرنے کیلئے عرب قبائل کو اکسانا شروع کردیا۔

چنانچہ 1801ء میں محمد بن سعود کے بیٹے عبدالعزیز نے کربلا معلیٰ کے علاقوں پر قبضہ کر کے سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک شہید کر ڈالا اور گھروں میں گھس کر اکثر باشندوں کو قتل کر ڈالا اور عورتوں کو قیدی بنالیا۔ 1803ء میں ایک شیعہ نے عبدالعزیز کو سینے میں برچھی گھونپ کر قتل کردیا تو اس کے بعد اس کا بیٹا سعود بن عبدالعزیز سر آرائے حکومت ہوا۔ اسکے مظالم اپنے باپ سے بھی بڑھ کر تھے۔

سعود بن عبدالعزیز نے طائف اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ پر قبضہ کرلیا۔ تمام صحابہ واہل بیت کے مزارات ملیامیٹ کردیئے اور نبی علیہ السلام کے بے شمار آثار کو ضائع کردیا اور مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ عورتوں کی گودوں میں معصوم بچوں کو ذبح کر ڈالا خانہ کعبہ کا غلاف اتار دیا اور روضہ نبوی کی جواہر نگار چھت کو برباد کردیا اور مزار اقدس سے چادر اٹھادی۔ اور مزار شریف پر گولہ باری کی۔ پانچ گولیاں روضہ اقدس پر

marfat.com

لگیں اس طرح حضور نبی غیب داں ﷺ کی پیش گوئی اس فرقہ وہابیہ کے بارے میں سو فیصد پوری ہوئی۔

اس کے بعد سلطان محمود خاں غازی نے والی مصر محمد علی پاشا کو حکم دیا کہ وہ وہابیوں کے خلاف کاروائی کرے چنانچہ والی مصر محمد علی پاشا نے مسلسل جنگیں لڑ کر وہابیوں کو شکست فاش دی اور ان کے خبیث وجود سے حرمین شریفین کو پاک کیا۔

وہابیوں کا حرمین شریفین پر دوبارہ قبضہ جو کہ تاحال جاری ہے

شاہ فہد کے والد عبدالعزیز نے جو کہ کویت میں پناہ گزیں تھا اور حکومت برطانیہ سے پانچ ہزار پونڈ ماہانہ وظیفہ پاتا تھا۔ حکومت برطانیہ کی مدد سے 1924ء میں طائف پر قبضہ کیا اور اس کے بعد 1925ء میں مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ اور دیگر عرب علاقوں پر قبضہ کرلیا۔ عبدالعزیز نے بھی اپنے بزرگ سعود بن عبدالعزیز کی طرح مکہ مکرمہ میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے مزار کو شہید کردیا اور حضرت علی و حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما کی ولادت گاہوں پر تعمیر شدہ قبے گرادیے۔ مدینہ منورہ میں جنت البقیع میں تمام صحابہ و اہل بیت کی قبور اور قبے گرادیے اور مسلمانوں کا قتل عام کروایا۔ شہداء احد اور شہداء بدر کی قبریں جن کے نشانات صدیوں سے امت نے محفوظ رکھے تھے مٹادیے۔

اس کے علاوہ نجدی حکومت نے انگریزوں کے ساتھ ایسے معاہدے کیے جن میں عرب شریف میں انگریزوں کی حاکمیت کو تسلیم کرلیا۔ مزارات صحابہ و اہل بیت تو ملیامیٹ کرادیے لیکن شاہ فہد نے جب وہ سعودی عرب کا وزیر دفاع تھا امریکہ میں جارج واشنگٹن کی قبر پر پھول چڑھائے اور نہرو کو سعودی عرب کے دورہ کے موقع پر ''مرحبا رسول السلام نہرو'' کے الفاظ کے ساتھ خوش آمدید کہا گیا اور یہ ترانہ بار بار ریڈیو پر نشر کیا گیا اس ترانہ میں نہرو کے لیے ''اے ایشیا کے فرشتے'' کے الفاظ بھی تھے۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِک!

اسطرح نبی غیب دان ﷺ کی پیش گوئی پوری ہوئی

''یَقْتُلُوْنَ اَھْلَ الْاِسْلَامِ وَیَدْعُوْنَ اَھْلَ الْاَوْثَانِ''

ترجمہ: ''اہل اسلام کو تو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑیں گے۔''

حوالہ: ''صحیح بخاری'' کتاب حدیث الانبیاء، باب قول اللہ واما عاد الخ، حدیث نمبر 3095

موجودہ نجدی حکومت نے سینکڑوں مساجد ہزاروں مقابر اور بے شمار آثار و مشاہد نبویہ کو شہید کردیا ہے اور عرب مقدس میں یہود و نصاریٰ کی تیر و چھاؤنیاں قائم کردی ہیں۔ جنت المعلیٰ اور کئی دوسرے قبرستانوں میں پختہ قبور تعمیر کی گئی ہیں۔ جن میں اور جنت البقیع کی کچی قبروں میں مردوں پر زہریلے کیمیکل ڈال کر مردوں کو جلادیا جاتا ہے اور چند دنوں کے بعد مردوں کی راکھ کو باہر پھینک دیا جاتا ہے اسی طرح اور بہت سے غیر اسلامی بلکہ اسلام کش قوانین اسلام کے نام پر نافذ العمل ہیں اور بیشمار بدعتوں کا ارتکاب کیا لیکن مسلمانوں کی غیرت ملی کمزور پڑچکی ہے کوئی صدائے حق بلند کرنے کیلئے تیار نہیں!

آثار نبوی کے خلاف نجدی علماء کے ایمان سوز اقدامات

صحابہ کرام سے لے کر چودھویں صدی تک

marfat.com

مسلمانوں نے نبی اکرم ﷺ کے آثار (یادگاروں) کی بے حد حفاظت کی اور شرق و غرب کے مسلمان ہمیشہ سے نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ و اہل بیت کی مقدس و متبرک یادگاروں کی زیارت سے برکت و سکون حاصل کرتے رہے ہیں اور یہ آثار اپنے اندر اسلام کی عظیم تاریخ بھی سمیٹے ہوئے ہیں۔

لیکن 1925ء میں نجدی سعودی حکومت نے حجاز مقدس پر قبضہ کرنے کے بعد بے شمار تاریخی مسجدوں، آثار نبوی و صحابہ اور دیگر یادگاروں کو بڑی بے دردی سے مسمار کردیا۔ مثلاً غزوہ خندق کے مقام پر سات تاریخی مساجد (سبع مساجد) مسجد فتح، مسجد سلمان فارسی، مسجد عمر، مسجد ابو بکر، مسجد سعد بن معاذ، مسجد علی اور مسجد فاطمہ میں سے تین مساجد مسجد ابو بکر، مسجد علی اور مسجد سعد بن معاذ کو مکمل طور پر مسمار کردیا ہے اور اب پتہ چلا ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی نشانیوں اور تاریخی مقامات کو مٹا کر یہود و نصاریٰ کو خوش کرنے والے نجدی باقی ماندہ چار مساجد کو بھی گرانے کے درپے ہیں اور مسلمانوں کو تسلی دینے کے لیے ایک بڑی مسجد بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جبکہ شرعاً جائز نہیں ہے کہ مختلف مقامات سے سات مسجدوں کو شہید کرکے کسی ایک مسجد کی جگہ پر ایک بڑی مسجد بنا کر اس کی تلافی کی جائے۔

اسی طرح 2001ء میں طائف کے مقام پر تاریخی مسجد ''محمد الرسول'' کو آگ لگادی گئی جس کے نتیجے میں مسجد کی چھت جل گئی اور الماریاں اور قرآن مجید بھی جل گئے۔ العیاذ باللہ!

یہ وہ جگہ ہے جہاں مسلمانوں کے پیارے آقا ﷺ کو طائف کے کفار نے زخمی کیا تھا۔

اسی طرح مسجد حرام سے متصل پہاڑ پر مسجد ہلال تھی، اس جگہ ''شق قمر'' کا معجزہ واقع ہوا تھا، اس مسجد کو مسمار کرکے شاہی محل بنادیا گیا۔ اسی طرح بے شمار تاریخی مکانات، باغات، کنوؤں اور مقدس یادگاروں کو یہود و نصاریٰ کے ان ایجنٹوں نے مسمار کردیا ہے۔

جنت البقیع، جنت المعلیٰ، مقام غزوۂ احد اور مقام غزوہ بدر میں رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کبار اور اہل بیت عظام کی قبروں کو مسمار کردیا ہے۔ 1978ء میں والد رسول حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کی جگہ کھدائی کرائی گئی لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ والد رسول حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک بلکہ آپ کا کفن مبارک بھی محفوظ اور جسم خوشبودار و تروتازہ تھا۔

(روزنامہ نوائے وقت 21 جنوری 1978)

رمضان المبارک 1998ء میں والدہ رسول سیدہ کائنات حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک جو کہ ابواء کے مقام پر ایک پہاڑی کے اوپر واقع تھی بلڈوزر چلا کر نہایت گستاخی کے ساتھ مسمار کردی گئی اور اب یہ نجدی درندے اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نشانی اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب اکرم ﷺ کی قبر مبارک کو صنم اکبر (بڑا بت) قرار دے کر قبر مبارک اور گنبد خضریٰ کو مسمار کرنے اور مسجد نبوی سے نکالنے کا مطالبہ کررہے ہیں

(نصیحۃ لاخوان علماء، نجد تصنیف شیخ سید یوسف رفاعی سابق وزیر کویت)

ہندوستان اور پاکستان میں وہابیت کی شاخیں:

یہود و نصاریٰ نے مرکز اسلام عرب شریف میں اپنی ایجنٹ حکومت قائم کردی ہے اب وہ دوسرے اسلامی

marfat.com

مما لک میں بھی وہابی مذہب پھیلانے اور وہابی حکومتیں قائم کرنے کی فکر میں ہیں۔ پاکستان میں دیو بندی، سپاہ صحابہ، تبلیغی جماعت، غیر مقلد وہابی، نام نہاد اہلحدیث، لشکر طیبہ، جماعۃ الدعوۃ اور جماعت اسلامی یہ سب وہابی مذہب کی شاخیں ہیں اور ان سب کے بزرگ اپنی کتابوں میں تسلیم کر چکے ہیں کہ وہ وہابی ہیں لیکن ستم بالائے ستم کہ اہلسنت وجماعت کی غفلت اور تبلیغی فقدان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ سب وہابی فرقے اپنے آپ کو اہلسنت اور سنی ظاہر کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ سب فرقے وہابی ہیں۔

فتنہ نجد احادیث کی روشنی میں:

☆ صحیح بخاری اور جامع ترمذی میں ہے:

''وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَیَمَنِنَا قَالَ قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَفِیْ یَمَنِنَا قَالَ قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ قَالَ ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِھَا یَطْلَعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ.''

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعاء فرمائی اے اللہ ہمارے لیے ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت فرما۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا ہمارے نجد میں بھی۔ تو آپ نے دعاء فرمائی اے اللہ ہمارے لئے ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت فرما۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے نجد میں بھی۔ روای کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا گروہ بھی وہیں سے ظاہر ہوگا۔''

حوالہ: ''صحیح بخاری'' کتاب الجمعۃ، باب ما قیل فی الزلازل والایات، حدیث نمبر 979۔

اس حدیث میں نبی غیب داں ﷺ نے نجد کے لیے دعاء کرنے سے انکار فرمایا۔ یہ نجد عرب شریف کا ایک صوبہ ہے اس کا مرکزی شہر ریاض ہے۔ یہ صوبہ مکہ مکرمہ سے مشرق میں واقع ہے۔ نبی غیب دان جانتے تھے کہ اسلام کے خلاف سب سے خطرناک گروہ نجد سے ظاہر ہوگا اس لئے رحیم و کریم آقا ﷺ بار بار اپنی امت کو نجدیوں کے شر و فساد سے باخبر کرتے رہے۔

☆ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ایک جگہ ارشاد ہے:

''رَاْسُ الْکُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ.''

ترجمہ: ''کفر کا سر یعنی بڑا کفر مشرق کی جانب ہے''

حوالہ: ''صحیح بخاری'' کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غنم الخ حدیث نمبر 3056۔

☆ بخاری شریف میں ایک اور مقام پر فرمایا:

''یَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ اَھْلِ الْمَشْرِقِ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ.''

ترجمہ: ''مشرق سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن پڑھے گی''

☆ بخاری شریف اور صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک ٹنڈ والے نجدی جس کا نام ذوالخویصرہ تمیمی تھا نے کہا:

اِتَّقِ اللّٰہَ یَامُحَمَّدُ.

ترجمہ: ''اے محمد خدا سے ڈریں۔''

تو ایک شخص (حضرت خالد بن ولید یا حضرت عمر فاروق، یا حضرت علی رضی اللہ عنہم) نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی، تو نبی ﷺ نے فرمایا:

''اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِیْ ھٰذَا قَوْمًا یَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ

marfat.com

وَلَايُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔ ''

ترجمہ: ''بیشک اس کی نسل سے ایک قوم پیدا ہو گی جو قرآن پڑھیں گے اور قرآن ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑیں گے، وہ دین سے خارج ہوں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہوتا ہے۔''

☆ ایک اور روایت میں ہے کہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اس نجدی کو قتل کرنے کی اجازت چاہی تو فرمایا:

''دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَّحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ۔ ''

ترجمہ: یعنی رہنے دو (یہ تنہا نہیں) اس کے ساتھی ہوں گے جن کی نمازوں کے سامنے تم اپنی نمازوں کو اور انکے روزوں کے سامنے تم اپنے روزوں کو حقیر جانو گے۔

☆ ایک اور حدیث میں ہے جو سنن ابو داؤد میں ہے:

''يَدْعُوْنَ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوْا مِنَّا فِيْ شَيْئٍ ''

ترجمہ: وہ اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے لیکن ہم سے ان کا کوئی تعلق نہ ہو گا۔

☆ ایک اور حدیث میں فرمایا:

''يَاْتِيْ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔ '' (بخاری شریف)

ترجمہ: آخری زمانے میں ایک بے وقوف قوم پیدا ہو گی جو افضل الخلق (یعنی نبی ﷺ) کی حدیث سے بات کرینگے لیکن وہ اسلام سے خارج ہو گی جیسے تیر شکار سے۔

☆ ایک اور حدیث میں فرمایا:

''سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ لَايَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الدَّجَّالِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ۔ ''

ترجمہ: انکی خاص نشانی سر منڈانا ہو گی وہ نکلتے ہی رہیں گے حتیٰ کہ انکا آخری گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا۔ جب تم انہیں ملو تو جان لو کہ وہ تمام خلقت میں سے بدترین ہیں

☆ ایک حدیث میں فرمایا:

''لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔ ''

ترجمہ: اگر میں انہیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح قتل کروں۔

ان حدیثوں کا مصداق محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیرو کار ہیں

زیر بحث حدیث مبارک اور بالا حدیثوں میں جس فتنے کو رسول اللہ ﷺ سب سے بڑا کفر فرما رہے ہیں اور اس کی واضح نشانیاں بیان فرما کر اپنی امت کو اس فتنے سے بچنے کی بار بار تلقین فرما رہے ہیں۔ بارہویں تیرہویں اور چودہویں صدی کے چاروں اسلامی فقہوں کے علماء راسخین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس سے مراد محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروکار ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھئے الدرر السنیہ مصنفہ مفتی مکہ امام حرم علامہ احمد بن زینی دحلان، حسام الحرمین مصنفہ امام احمد رضا خاں بریلوی، فتاویٰ شامی مصنفہ امام شامی، سیف چشتیائی مصنفہ قطب الاولیاء حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی، الصواعق الالہیہ مصنفہ شیخ سلیمان بن عبدالوہاب نجدی، الفجر الصادق مصنفہ علامہ آفندی مصری، سوانح ابن سعود مصنفہ سید حسنی مبارک۔

marfat.com

خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوبکر کی وجہ تسمیہ

علامہ عبد الغفور گولڑوی

☆...... گزشتہ سے پیوستہ ...... ☆

والدین آخر والدین ہوتے ہیں سرہانے بیٹھے ہیں بیٹے سے کہتے ہیں کچھ کھا، پی لو، دوائی لے لو۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قسم بخدا اس وقت تک نہ کچھ کھاؤ گا نہ پیوں گا جب تک محبوب ﷺ کو دیکھ نہ لوں گا۔ کسی شاعر نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بات کا ترجمہ پیش کیا ہے۔

از سر بالین من برخیز اے ناداں طبیب
در مند عشق را بجز دیدار دار و نیست

یعنی عشق کے بیمار کا علاج دیدار محبوب کے سوا کچھ نہیں ہے۔

چنانچہ آپ کی والدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن ام جمیل کے پاس گئیں ان سے محبوب کائنات کا حال معلوم کیا وہ آئیں کہنے لگی: محبوب خدا ﷺ عاشقوں کے سرکزدار ارقم میں بحمد اللہ خیر وعافیت سے ہیں۔

اپنی والدہ کے سہارے بارگاہ محبوب میں حاضر ہوئے تو محبوب خدا اپنے عاشق زار کو دیکھ کر آبدیدہ ہو کر کھڑے ہو گئے۔ اپنے غلام کو سینہ الم نشرح سے لگایا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے والدین حاضر ہیں ان کے ایمان کے لیے دعا فرمائیں محبوب خدا نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے اور دعا فرمائی محبوب کی دعا کو رحمت الٰہی نے آگے بڑھ کر قبول فرمایا۔ چنانچہ آپ کی والدہ ایمان کی دولت سے مالا مال ہو جاتی ہیں۔

امام اہلسنت الشاہ احمد رضا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ

اس طرح حضرت صدیق کو ایک اولیت یہ بھی حاصل ہے کہ آپ کے والدین، بیٹے، بیٹیاں اور ان کی اولادیں بھی صحابیت کے درجہ عظیم پر فائز ہوئے ہیں۔

شجاعت میں اول:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ شجاعت وبہادری میں بھی اول دکھائی دیتے ہیں جب بھی اسلام اور صاحب اسلام ﷺ کو ضرورت پڑی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر خود کو پیش کر دیا۔ تکالیف مصطفیٰ ﷺ کو اپنی تکالیف سمجھتے ہوئے ہر مقام پر آپ ﷺ کا ساتھ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

marfat.com

ایک مرتبہ کافروں نے سرکار علیہ السلام کو گھیر لیا۔

مسلمانوں میں جو کوئی دیکھ رہا تھا اسے ہمت نہ ہو رہی تھی کہ آگے بڑھ کر آپ علیہ السلام کا ساتھ دے اس وقت اگر کسی نے انجام کی پرواہ کیے بغیر کافروں کو دھکے دے کر سرکار علیہ السلام سے دور کیا وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی تھے جو کہہ رہے تھے:

''ارے بدبختو! کیا تم اس کو قتل کرنا چاہتے ہو جو اللہ تعالیٰ وحدہ کو اپنا الہ و معبود کہتا ہے۔''

یہی وہ واقعہ ہے جسے بیان کر کے حضرت علی رضی اللہ عنہ رونے لگے اس قدر روئے کہ آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر بتر ہو گئی۔

ایک دوسری روایت میں ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ہے، آپ مسند صدارت پہ جلوہ فگن ہیں، حاضرین سے پوچھتے ہیں بتاؤ سب سے بڑا بہادر کون ہے؟ حاضرین نے جواب دیا: آپ۔ ہیں فرمایا میں نہیں بلکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ بدر کے دن سرکار دو عالم علیہ السلام نے فرمایا ہمارے خیمے کا پہرہ کون دے گا تو وہ ابو بکر ہی تھے جنہوں نے خود کو بارگاہ نبوی میں پیش کیا تھا۔

ایک مرتبہ حضور علیہ السلام حرم کعبہ میں نماز ادا فرما رہے تھے عقبہ خبیث کافر آپ علیہ السلام کی گردن میں کپڑا ڈال کر اس طرح بل دینے لگا کہ آپ علیہ السلام کا گلا گھٹنے لگا، اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچ گئے آپ نے عقبہ کو دھکے دے کر پیچھے ہٹایا اور فرمایا:

''ظالمو! کیا تم اس شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔''

سخاوت میں اول:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دیگر معاملات کی طرح سخاوت میں بھی سب سے سبقت و اولیت حاصل کرنے والے ہیں۔ جب آپ نے اسلام قبول کیا اس وقت آپ کے پاس چالیس ہزار دینار تھے آپ نے وہ سب قدمانِ مصطفیٰ علیہ السلام پر قربان کر دیے۔

ہجرت کی رات بھی اپنا بہت سارا مال جہاں ضرورت پڑتی رہی پیش کرتے رہے۔ اسی طرح غزوہ تبوک میں جو قحط سالی کا سال تھا حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام کو جنگ کی تیاری کی ترغیب دی ہر آدمی نے اپنی اپنی طاقت و ہمت کے مطابق تعاون کیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی بہت سا مال بارگاہِ نبوی میں پیش کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا نصف مال پیش کر دیا اور دل میں تمنا لیے بیٹھے تھے کہ آج میں ابو بکر سے بڑھ جاؤں گا؟

حضرات غور کریں کتنا پاکیزہ زمانہ ہے کہ فیضان نبوت چمک رہا ہے اور ہر کسی کی تمنا ہے کہ میں نیکی وخیرات میں دوسروں سے بڑھ جاؤں۔ آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم دنیاوی آسائش آرام اور محلات میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش میں ہیں۔

بہر کیف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنا تمام سامان گھر سے اٹھا کر بارگاہ نبوی میں پیش کر دیتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے حضرت عمر سے سوال کیا کتنا مال لائے ہو؟ (کیونکہ وہ اپنے دل میں حضرت ابو بکر سے بڑھنے کی تمنا لئے بیٹھے تھے) عرض کی نصف گھر والوں کے لیے چھوڑا ہے اور نصف آپ کے حضور پیش کر دیا ہے۔ یہی سوال حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو حضرت ابو بکر

marfat.com

رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوتے ہیں:

یارسول اللہ ﷺ! مال تو سب آپ کے قدموں میں پیش کر دیا ہے باقی گھروالوں کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو چھوڑ آیا ہوں۔

چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اعتراف حقیقت کرتے ہوئے کہا:

''لَا اَسْبِقُهُ فِي شَيْءٍ اَبَدًا.''

ترجمہ: ''میں کبھی بھی کسی بھی چیز میں ابو بکر سے سبقت نہیں لے سکتا۔''

بعض روایات کے مطابق آپ رضی اللہ نے اپنا لباس بھی پیش کر دیا اور خود ٹاٹ پہن لیا۔ کتب میں ہے کہ جس خلوص و محبت سے اس عاشق صادق نے سخاوت کا یہ حسین منظر پیش کیا اللہ تعالیٰ کو بھی یہ ادا بھا گئی۔ جبرئیل و دیگر فرشتوں کو حکم دے دیا جاؤ میرے محبوب کے یار جیسا لباس زیب تن کرو۔ میرے محبوب کی بارگاہ میں جا کر کہو: ابو بکر کو آپ کا رب سلام کہتا ہے اور پوچھتا ہے اے ابو بکر کیا تو اس حال میں اپنے رب سے راضی ہے؟

جبرئیل آئے پیغام پہنچایا حضور ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلایا رب تعالیٰ کا پیغام سنایا ابو بکر رضی اللہ عنہ رو کر عرض کرتے ہیں میں اپنے رب سے کیسے ناراض ہو سکتا ہوں میں اپنے رب سے راضی ہوں میں اپنے رب سے راضی ہوں راضی ہوں۔ جبرئیل عرض کرتے ہیں یارسول اللہ ﷺ آسمان کی طرف دیکھیں اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں کو یہی لباس پہنا دیا ہے۔

حضرات جس کی اداؤں کا ذکر خود اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ فرمائیں اس کی شان کی انتہا کو کون جان سکتا ہے؟ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے جن لوگوں نے ہم پہ احسانات کیے تھے ہم نے سب کے احسانات کا بدلہ چکا دیا ہے سوائے ابو بکر کے کہ اس کا بدلہ قیامت کے دن میرا رب تعالیٰ چکائے گا۔

نیز فرمایا: جتنا مجھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال نے نفع دیا ہے اتنا کسی کے مال نے بھی نفع نہیں دیا۔

مزید ارشاد ہوتا ہے: جس کا صحبت و مال کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر مجھ پہ احسان ہے وہ ابو بکر ہیں۔

امامت میں اول:

جب ہر جگہ و مقام اور ہر عمل میں ابو بکر اول ہیں تو سرکار ﷺ نے بھی اس اولیت کو برقرار رکھا ہے جب کبھی منصب امامت پر کسی کو اپنی نائبیت میں کھڑا کرنا پڑا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ہی انتخاب فرمایا ہے۔ صحابہ کرام بھی حضور ﷺ کی غیر موجودگی میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ہی انتخاب فرماتے تھے۔ حضور ﷺ کہیں گئے ہوئے تھے نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے عرض گزار ہوئے نماز کا وقت ہو گیا ہے تشریف لائیں نماز پڑھائیں۔ اسی طرح حضور ﷺ نے بھی اپنے مرض الموت میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امامت کرانے کا حکم دیا۔ اور حضرت صدیق اکبر نے نبی کریم ﷺ کے مرض الموت کے دوران کئی نمازوں کی امامت کروائی۔

جب کہ جامع ترمذی وغیرہ میں ارشاد نبوی ہے:

''لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ.''

ترجمہ: ''کسی قوم کو لائق ہی نہیں ہے کہ ابو بکر کی موجودگی میں کوئی دوسرا اسکی امامت کرائے۔'' (جاری ہے)

marfat.com

AZAAN

"Azaan" literally means "to inform". In Shari'ah, it means to inform of Namaz in a specific manner and wording. It is Sunnat for the five Fard Namaz and Jum'ah Namaz.

It must be called at the time of Namaz. If it is called before its time, it must be repeated.

IQAAMAT

This is to repeat the wording of Azaan just before the congregation of Namaz. It is Sunnat for Fard Namaz. There is only an addition of قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ twice after حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

The Mu'azzin should say Iqaamat. If any other person wishes to say it, he should take permission from the Mu'azzin.

If any person performs his Fard Namaz at home, it is preferable to say Azaan and Iqaamat.

The people who hear Azaan and Iqaamat, they should repeat the same words. This is called Ijaabat. It is Mustahabb.

However after hearing حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ and حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ one should say لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ.

However after hearing اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم one should say صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ.

On hearing قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ, one should say اَقَامَھَا اللّٰہُ وَ اَدَامَھَا.

اذان

اذان کا لغوی معنی اطلاع دینا ہے۔ شریعت میں مخصوص الفاظ سے نماز کے لئے بلانے کو اذان کہتے ہیں۔

اذان پانچ فرض نمازوں اور نمازِ جمعہ کے لئے سنت ہے۔

اذان وقت میں دی جائے گی۔ وقت سے پہلے دی گئی تو دوبارہ وقت میں دہرائی جائے گی۔

اقامت

اذان کے الفاظ کو جماعت سے پہلے دہرانے کو اقامت کہتے ہیں۔ اقامت فرض نمازوں کیلئے سنت ہے۔

اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو بار قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہا جاتا ہے

مؤذن ہی اقامت کہے گا۔ اگر کوئی اور شخص اقامت کہنا چاہے تو اسے مؤذن سے اجازت لینی چاہیئے۔

اگر کوئی شخص گھر میں فرض نماز ادا کرے تو اسے اذان اور اقامت کہہ لینا مستحب ہے۔

جو لوگ اذان اور اقامت سنیں۔ اِن کو ساتھ ساتھ یہی جملے دہرانے چاہیئے۔ اسے اجابت کہتے ہیں۔ اجابت مستحب ہے۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ سن کر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا جائے گا۔

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم سن کر صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ کہا جائیگا۔

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ سن کر اَقَامَھَا اللّٰہُ وَ اَدَامَھَا کہا جائے گا۔

شعبہ خواتین کے رابطہ نمبرز: (صرف خواتین ہی رابطہ کر سکتی ہیں!)
محترمہ ر ک قادری صاحبہ، پرنسپل شریعت کالج طالبات، مرکزی نگران عالمی تنظیم اہلسنت خواتین 053-3522290، 053-3001402
maifat.com

اوقات ممنوعہ

مندرجہ ذیل اوقات میں نماز کی تمام اقسام اور سجدہ تلاوت ممنوع ہے۔

۱۔سورج کا کنارہ چمکنے سے ۲۰ منٹ تک۔

2۔سورج غروب ہونے سے ۲۰ منٹ پہلے ۔ اس دن کی نماز عصر کی ادائیگی کی اجازت ہے مگر اتنی دیر سے عصر کی نماز ادا کرنے میں شریعت کی بہت زیادہ ناپسندیدگی ہے۔

3۔زوالِ آفتاب کے وقت ۔ یہ وقت نصف النہار شرعی سے لے کر نصف النہار عرفی تک ہے۔

عرفی دن سورج نکلنے سے سورج غروب ہونے تک ہے۔

شرعی دن صبحِ صادق سے سورج غروب ہونے تک ہے۔

مندرجہ ذیل وقتوں میں صرف نفل نماز مکروہ ہے ۔ فرض و واجب کا ادا کرنا جائز ہے۔

1۔صبحِ صادق سے لے کر سورج نکلنے تک۔

2۔اقامت سے جماعت ختم ہونے تک سوائے فجر کی سنتوں کے،ان کی ادائیگی جائز ہے۔

3۔عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے سے ۲۰ منٹ پہلے تک

4۔سورج غروب ہونے سے لے کر فرضِ مغرب کی ادائیگی تک

5۔جمعہ کے خطبہ سے لے کر فرضِ جمعہ کی ادائیگی تک۔

رکعاتِ نماز

فجر۔2 سنت اور 2 فرض۔

ظہر۔4 سنت،4 فرض،2 سنت اور 2 نفل۔

عصر۔4 سنت اور 4 فرض۔

مغرب۔3 فرض،2 سنت اور 2 نفل۔

عشاء۔4 سنت،4 فرض،2 سنت،2 نفل،3 وتر اور 2 نفل۔

جمعہ۔4 سنت،2 فرض،4 سنت،2 سنت اور 2 نفل۔

PROHIBITED TIMES

All types of Namaz, even Sajdah-e-Tilawat, are forbidden at the following three times;

1. Upto 20 minutes from the rising of the sun.
2. 20 minutes before sunset. Asr Namaz of that day is allowed, but so much delay in Asr Namaz is disliked.
3. Middle of the day. This is between the middle of the "Shar'i" day and "Urfi" day. It varies according to season.

"Urfi" day is from sunrise till sunset.

"Shar'i" day is from the dawn till sunset.

At the following times only Nafl Namaz is forbidden, Fard and Wajib Namaz is allowed.

1. From dawn till sunrise.
2. From the Iqamat till the completion of Jama'at except Fajar Namaz.
3. From Asr Namaz until 20 minutes before sunset.
4. From sunset till the Fard of Maghrib.
5. From the Khutbah till the completion of the Fard.

RAK'AAT-E-NAMAZ

Fajar . 2 Sunnat and 2 Fard.

Zuhr . 4 Sunnat, 4 Fard, 2 Sunnat and 2 Nafl.

Asr . 4 Sunnat and 4 Fard.

Maghrib . 3 Fard, 2 Sunnat and 2 Nafl.

'Ishaa . 4 Sunnat, 4 Fard, 2 Sunnat, 2 Nafl, 3 Witr and 2 Nafl.

Jum'a . 4 Sunnat. 2 Fard, 4 Sunnat, 2 Sunnat and 2 Nafl.

نبی معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نماز دین کا ستون ہے، جس نے نماز کو قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے نماز کو چھوڑا اُس نے دین کو گرادیا۔

نماز ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔ اس کا چھوڑنے والا فاسق ہے۔ جو نماز نہ پڑھتا ہو۔ اسلامی حکومت کو اسے قید کردینا چاہیئے یہاں تک کہ وہ توبہ کرے اور نماز پڑھنی شروع کردے۔

جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اِسے نماز پڑھنے کی نصیحت کرنی چاہیئے اور جب وہ دس سال کا ہو جائے تو اِسے ہر صورت نماز پڑھانی چاہیئے، چاہے اسے مارنا ہی کیوں نہ پڑے۔

نماز کے اوقات

دن میں پانچ فرض نمازیں ہیں۔

1 ۔ **فجر** : اس کا وقت صبحِ صادق سے سورج نکلنے تک ہے۔ اس میں تاخیر مستحب ہے

2 ۔ **ظہر**: اس کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور اصلی کے علاوہ سایہ کے دُگنا ہونے پر ختم ہو جاتا ہے۔

3 ۔ **عصر**: اس کا وقت نمازِ ظہر کے وقت کے ختم ہونے پر شروع ہوتا ہے اور سورج ڈوبنے پر ختم ہو جاتا ہے۔

4 ۔ **مغرب**: اس کا وقت سورج غروب ہونے سے شروع ہوتا ہے اور شفق کے غائب ہونے تک رہتا ہے۔ شفق اُس سپیدی کا نام ہے جو سرخی ختم ہونے کے بعد اُفق پر جنوباً شمالاً پھیلی رہتی ہے۔

5 ۔ **عشاء** : اس کا وقت شفق غائب ہونے سے شروع ہوتا ہے اور صبحِ صادق تک رہتا ہے۔

said, Namaz is the main pillar of Islam, whomsoever established it, he established his Deen and whomsoever ignored it , he demolished his Deen.

It is obligatory upon every sane adult Muslim. One who denies its obligation is Kaafir. One who does not perform it without a valid reason is a Faasiq. For those who do not perform Namaz, it is the Muslim governments duty to imprison them until they become punctual in establishing it. When a child is seven years old, he should be advised to perform Namaz. When he is ten years old, he should be made to perform it at any cost.

NAMAZ TIMES

There are five daily obligatory Namaz;

1. FAJAR - Its time is from dawn until sunrise. To delay it is Mustahab.
2. ZUHR - Its time is from when the sun begins to decline until the length of the shadow becomes double. Its delay in summer and haste in winter is Mustahab.
3. ASR - Its time is from the end of Zuhr until sunset. To delay it is Mustahab.
4. MAGHRIB - Its time begins from sunset and ends when the whiteness after the redness on the horizon disappears. Its haste is Mustahab.
5. 'ISHA - Its time is from the end of Maghrib until dawn. To delay it upto 1/3 of the night is Mustahab.

marfat.com

Teaching of Islam

Allama Sajid ul Hashemi, England

TAYAM'MUM

This is purification from Najasat-e-Hukmiyah by using clean earth in a certain way. If water is unavailable or there is definite danger of disease by using water, then Tayam'mum should be performed.

METHOD

After forming the intention of Tayam'mum, strike palms of both hands on clean earth lightly and rub them over the face once. Again strike the palms on clean earth and rub them over both hands, forearms and elbows. Left hand on right arm and right hand on left arm.

FARAA'ID

1 - Intention. 2 - Striking both hands on clean earth and rubbing them over the face. 3 - Striking hands on clean earth again and rubbing them over both arms.

NAMAZ

NAMAZ is the most essential & fundamental practice in Islam. Its importance can be realised from the fact that Almighty ALLAH mentioned it in the Holy Qur'an approximately 750 times.
Our Beloved Prophet MUHAMMAD ﷺ

تیمم

پاک مٹی سے ایک مخصوص طریقہ سے نجاستِ حکمیہ کے دور کرنے کو تیمم کہتے ہیں۔ جب پانی نہ ملے یا اس کے استعمال سے بیماری کا قوی اندیشہ ہو تو تیمم کیا جائیگا۔

تیمم کا طریقہ

تیمم کی نیت کرنے کے بعد، آہستہ سے دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں اور ان کو چہرے پر مل لیں۔ دوبارہ پھر دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں اور ان کو دونوں بازوؤں پر مل لیں بائیں ہتھیلی دائیں بازو پر اور دائیں ہتھیلی بائیں بازو پر۔

فرائض تیمم

1۔ نیت۔

2۔ دونوں ہتھیلیاں زمین پر مارنا اور ان کو چہرے پر ملنا

3۔ دوبارہ دونوں ہتھیلیاں زمین پر مارنا اور ان کو بازوؤں پر ملنا

نماز

اسلام میں نماز سب سے ضروری اور بنیادی عمل ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں نماز کا ذکر تقریباً ساڑھے سات سو بار فرمایا ہے۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ **جامعہ قادریہ عالمیہ** نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

شعبہ طلباء

☆ مسافر طلبہ کی تعداد 250 کے قریب ہے، جن کیلئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام ہے، جبکہ مستحقین کیلئے علاج فری ہے

☆ اس شعبہ میں 15 اساتذہ سمیت تقریباً 30 افراد پر مشتمل عملہ بڑی جانفشانی سے خدمت اسلام میں مصروف ہے۔

☆ فارغ التحصیل فضلاء اندرون و بیرون ملک شاندار دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

☆ ویب سائٹ جو کہ عربی انگلش اردو 3 زبانوں پر مشتمل ہے، ahlesunnat.info قائم ہو چکی ہے۔

☆ اس ویب سائٹ سے دیار غیر کے مسلمان بھی مستفید ہوتے ہیں، اور قرآن پاک اور اسکے تراجم اور دیگر دینی علوم سے مستفید ہو سکتے ہیں

☆ دنیا بھر سے بذریعہ ای میل و دیگر ذرائع سے آنے والے سوالوں کے مدلل جوابات و فتاویٰ جات بھی جاری کیے جاتے ہیں۔

☆ مکمل درس نظامی (ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ) مساوی ایم اے عربی و اسلامیات (جس میں قرآن مجید، حدیث شریف، تفسیر، فقہ، اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، علم العقائد، صرف ونحو و ادب عربی، اور منطق و فلسفہ و علم المعانی والبیان، علم التجوید والقرأت کے علاوہ دیگر کئی علوم جن میں انگلش و سائنس بھی شامل ہیں، کی تعلیم دی جاتی ہے)۔

☆ حفظ قرآن، تجوید و قرأت و خطابت، فاضل عربی، دورہ میراث، اسلامی تربیتی کورسز، معلمین و معلمات کی تربیت کے شعبے بھی موجود ہیں

☆ شعبہ تحقیق، شعبہ نشر و اشاعت اور دیگر کئی ایک شعبوں میں تسلسل کے ساتھ کام جاری ہے ☆ جدید ترین P4 کمپیوٹرز کی تعلیم بھی دی جاتی ہے

شعبہ طالبات

☆ مسافر طالبات کی تعداد 500 ہے، جن کیلئے فری تعلیم، فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام ہے، جبکہ مستحق طالبات کیلئے علاج فری ہے

☆ شعبہ طالبات "شریعت کالج طالبات" کی پرنسپل محترمہ ر۔ک قادری صاحبہ ہیں اور معلمات و ناظمات و دیگر عملہ کی تعداد 50 ہے۔

☆ کورس کی تکمیل کرنے والی خواتین ہر علاقہ بلکہ بیرونی ممالک میں بھی شاندار علمی خدمات انجام دے رہی ہیں۔

☆ مکمل درس نظامی (ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ) مساوی ایم اے عربی و اسلامیات کی تعلیم دی جاتی ہے۔

☆ فاضل عربی، اسلامی تربیتی کورسز، اور معلمین و معلمات کی تربیت اور دیگر شعبوں میں کام جاری ہے۔

☆ انگلش وغیرہ کی تعلیم بھی موجود ہے۔ ☆ جدید ترین کمپیوٹرز کی تعلیم کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

شاخیں: "جامعہ قادریہ عالمیہ" اور اسکے شعبہ خواتین "شریعت کالج طالبات" کی برانچیں 250 سے زائد ہیں، جو بیرونی ممالک میں بھی موجود ہیں

تعمیرات

☆...... "جامعہ قادریہ عالمیہ" کا عظیم الشان "غوث اعظم بلاک" مکمل ہو گیا ہے۔ رہائش کی تنگی کے پیش نظر ایک اور عظیم الشان 3 منزلہ بلاک کی تعمیر کی فوری ضرورت ہے۔ ☆...... "شریعت کالج طالبات" کی تعمیرات نقشہ کے مطابق مکمل ہوگئی ہیں، رہائش کی سخت تنگی کے پیش نظر مزید توسیع کی فوری ضرورت ہے، جس کیلئے اراضی خرید لی گئی ہے۔ ☆...... "جامع مسجد عیدگاہ، تعمیرات کے آخری مراحل میں ہے۔

☆...... شہر گجرات میں اشد ضرورت کے پیش نظر کچہری چوک سے متصل چوہدری ظہور الٰہی سٹیڈیم کے مین گیٹ کے سامنے ایک انتہائی قیمتی قطعہ اراضی حاصل کر کے "جامعہ سیدنا علی (برائے طلبہ و طالبات)" کی عظیم الشان 3 منزلہ عمارت اور "جامع مسجد ختم نبوت" کی توسیع کا کام شروع کر دیا گیا ہے، جس کا تخمینہ لاگت 15 ملین روپے سے زائد ہے۔ ☆...... جامعہ قادریہ عالمیہ کے بالمقابل بائی پاس روڈ گجرات پر ایک نیا رہائشی بلاک، ایک مسجد مسافراں، باب غوث اعظم، اور انٹرنیشنل مکتبہ اہلسنت کی تعمیرات کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ ☆...... سال رواں میں تعلیم، خوراک اور رہائش کے اخراجات 48 لاکھ روپے تک پہنچ چکے ہیں، جبکہ تعمیرات کا کام تسلسل سے جاری ہے، جس کیلئے کروڑوں روپے کی ضرورت ہے۔

احباب سے اپیل ہے کہ ان عظیم الشان دینی منصوبہ جات کی تکمیل کیلئے پرخلوص دعائیں فرمائیں اور اس عظیم دینی خدمت اور صدقہ جاریہ میں اخلاقی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ اس پرفتن دور میں دینی مدارس سے تعاون سب سے بڑی دینی خدمت ہے۔

بینک اکاؤنٹ نمبر 8090-2
حبیب بینک سرگودھا روڈ گجرات

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری
مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات سرپرست: مساجد و مدارس کثیرہ

marfat.com

نیک آباد (مراڑیاں شریف) میں خواتین وحضرات کا علیحدہ علیحدہ اجتماعی اعتکاف، استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری نے خصوصی لیکچر دیئے

پیر محمد عثمان افضل قادری برطانیہ کے تبلیغی وروحانی دورہ کے بعد وطن واپس پہنچ گئے

اسلام آباد: (نیوز رپورٹر) دورۂ برطانیہ کے دوران انہوں نے ڈی ایم ڈیجیٹل ٹی وی اور اسلام ٹی وی پر مختلف اسلامی موضوعات کے متعلق خطاب کئے اور DM TV UK کے گیسٹ ان ڈی ایم لائیور پروگرام میں سوالوں کے جوابات دئے۔ علاوہ ازیں انہوں نے ریڈیو پیٹر برو، ریڈیوں لیڈز، ریڈیو نیلسن، ریڈیو نڈل برو، اور ریڈیو اولڈہم مانچسٹر پر بھی خطابات کئے اور سوالوں کے جوابات دئے۔ انہوں نے مختلف اسلامی سنٹرز کا دورہ کیا اور ان کی کارروگی چیک کی۔ انہوں نے درجنوں مقامات پر عظیم اجتماعات سے عربی، انگلش، اردو، پنجابی اور فارسی پر مشتمل بیانات کئے۔ امیر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری کے صاحبزادے پیر محمد عثمان افضل قادری ناظم اعلیٰ جامعہ قادریہ عالمیہ وشریعت کالج طالبات نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات نے اپنے دورۂ برطانیہ کے دوران عالم اسلام کی اہم شخصیات سے ملاقاتیں کی اور اہم امور پر تبادلۂ خیال کیا۔ انہوں نے واپسی پر بتایا کہ اسلام یورپ میں تیزی سے پھیل رہا ہے اور اسلام کا مطالعہ کرنے والے اسلام کی حقانیت کو ماننے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جامع مسجد برمنگھم میں امریکی سفیر جو کہ UK میں متعین تھے آئے اور مسلم کمیونٹی سے پہلا سوال ہی یہ کیا کہ اسلام اتنی تیزی کے ساتھ پوری دنیا میں کیوں پھیل رہا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری کے شاگرد نہ صرف ایشیاء افریقہ امریکہ یورپ اور عرب ممالک میں دین کی خدمت کررہے ہیں بلکہ اب تو وہ یورپ کے میڈیا کے ذریعے بھی دین اسلام کا پیغام پوری دنیا تک پہنچارہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ UK کی مساجد پاکستان کی مساجد سے زیادہ آباد ہیں۔ برطانیہ میڈیا کو دیئے گئے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ اسلام امن پسند مذہب ہے اور دین تلوار سے نہیں پیار سے پھیلا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جسم نہیں بلکہ دل فتح کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ اور رسول کے احکامات ماننے میں ہی سب کی فلاح اور نجات ہے۔

عالمی تنظیم اہلسنت ضلع گوجرانوالہ کے زیراہتمام اڈا مجوچک میں عظیم الشان سنی کانفرنس کا انعقاد ہوا ملک کے ممتاز علماء نے شرکت کی: سید عبدالغفار شاہ

پیر محمد عثمان افضل قادری کے نکاح مسنون کی تقریب جامع مسجد داتا دربار میں منعقد ہوئی، مزار گنج بخش خصوصی طور پر کھولا گیا

دعوت ولیمہ کا انعقاد نیک آباد (مراڑیاں شریف) میں ہوا، جس میں ملکی وغیر ملکی شخصیات نے شرکت کی اور مبارک باد دی

نکاح مسنون کی تقریب سادہ ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت پروقار اور اسلامی طرز کی عکاس تھی۔ تقریب میں اہم شخصایت نے شرکت کی۔ اس موقع پر مرکزی امیر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری نے کہا کہ ہم نے حق مہر کا مطالبہ نہ کرکے اور 2 لاکھ روپے حق مہر مقرر کرکے واضح کردیا ہے کہ حقوق نسواں کے اصل علمبردار ہم ہیں جو انہیں انکے اصل حقوق دلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 32 روپے حق مہر مقرر کرنے والے عورتوں کے حقوق کی بات کس منہ سے کرتے ہیں۔ ڈائریکٹر محکمہ اوقاف سید طاہر رضا بخاری اور صوبائی خطیب مولانا عارف سیالوی نے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ پیر محمد افضل قادری نے ہمیشہ اچھی روایت قائم کی ہے اور اب اپنے بیٹے کے نکاح مسنون کے موقع پر جامع مسجد میں نکاح کرکے اور 2 لاکھ روپے حق مہر مقرر کرکے نہ صرف سنت نبوی ﷺ پر عمل کیا ہے بلکہ یہ مفروضہ غلط ثابت کردیا ہے کہ علما، خواتین کے حقوق کا خیال نہیں رکھتے۔

ولیمہ میں 3 ہزار کے قریب خواتین وحضرات نے شرکت کی۔ جن کیلئے علیحدہ علیحدہ، شاندار انتظامات۔ کئے گئے تھے۔ دعوت ولیمہ میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات جن میں اکابر مشائخ وپیران عظام، مفتیان اسلام، علماء کرام، خانقاہوں کے سجادہ نشین، مدارس کے مہتمم وناظمین، حفاظ، قرآء، شہرت یافتہ نعت خوان حضرات دیگر مذہبی حلقے، وزرا، MNA، MPA، کشمیر اسمبلی کے ممبران، سیاستدانوں، سول وفوجی حکام وافسران، پروفیسرز ودیگر اساتذہ، اخبارات کے ایڈیٹرز وصحافی برادری، ڈاکٹرز، وکلا، تاجر، صنعتکاروں، پولیس افسران، اور بیرون ملک مقیم پاکستانی سمیت ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ جبکہ ضلع گجرات کے کثیر علماء ومشائخ اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسران ومعززین شہر تقریب کے اختتام تک موجود رہے۔ تنظیم المدارس پاکستان، عالمی تنظیم اہلسنت، جماعت اہلسنت پاکستان، جمعیت علما پاکستان، دعوت اسلامی، تبلیغ اسلامی، انجمن طلباء اسلام، سنی تحریک، نظام مصطفی پارٹی، جماعت رضاء مصطفی، حزب الاحناف، مسلم لیگ (ق)، مسلم لیگ (ن)، پیپلز پارٹی، سمیت کئی دیگر مذہبی، سیاسی وطلباء جماعتوں کے رہنماؤں اور حکومتی شخصیات نے جن میں سابق وزیر اعظم، گورنر، وزیر اعلیٰ پنجاب، سابق وزیر اعلیٰ سرحد، وفاقی وزیر مذہبی امور، صوبائی وزیر مذہبی امور، وزیر تعلیم، چیئرمین بلال کمیٹی، چیئرمین واہ فیکٹری ودیگر شخصیات نے پیر محمد افضل قادری اور انکے صاحبزادے کو مبارک باد دی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ جبکہ خواتین نے محترمہ ر. ک. قادری کو مبارکیں دیں۔ علاوہ ازیں دنیا بھر سے فون، ای میل کے ذریعے مبارک بادیں وصول ہوئیں۔

marfat.com

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri

Monthly Awaz-e-Ahlesunnat Gujrat Pakistan

Registerd CPL 127

URL: ahlesunnat.info e-mail: monthly@ahlesunnat.info ph.(0092-53)3521401-2 Fax.3511855

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اتحاد تنظیمات اہلسنت کے زیر اہتمام

حدود آرڈیننس میں قرآن وسنت کے خلاف ترمیم اور دیگر حکومتی اسلام شکن اقدامات کے خلاف مؤثر لائحہ عمل مرتب کرنے کیلئے

ملک گیر علماء ومشائخ کنونشن

علماء ومشائخ پورے مذہبی جوش وجذبہ کے ساتھ شرکت فرمائیں!

بمقام: ضیاء العلوم جامعہ رضویہ
ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
مؤرخہ: 4 دسمبر بروز پیر 10 بجے دن

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری امیر عالمی تنظیم اہل سنت

فون 053-3521401-2، 053-3001401 فیکس 3511855 موبائل 0300-9622887 شعبہ خواتین 053-3522290، 053-3001402

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

☆...... الحمدللہ! اس سال 750 سے زائد مسافر طلبہ وطالبات کیلئے فری خوراک، فری تعلیم، اور فری رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔ جبکہ جامعہ قادریہ عالمیہ کے شعبہ طلبہ وطالبات میں علیحدہ علیحدہ ہاسٹل کی شدید کمی کی وجہ سے نئے بلاک تعمیر کرنے کی ضرورت ہے

☆...... مزید برآں "ناموس رسالت کمپلیکس" بمقام مزار غازی عامر شہید، ساروکی چیمہ تحصیل وزیر آباد میں عظیم الشان مسجد، مدرسہ، لائبریری اور فری ڈسپنسری کیلئے بندگانِ خدا کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ جبکہ 4 کنال اراضی کی قیمت سے 8 لاکھ کے قریب قرضے بھی واجب الادا ہیں۔ نیز بعض دیگر شاخوں میں بھی تعمیرات کا کام جاری ہے۔

☆...... لہٰذا احباب زکوٰۃ، صدقات، عطیات اور چرم قربانی کے ذریعے اس دینی خدمت وصدقہ جاریہ میں تعاون فرمائیں!

الداعی الی الخیر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ناظم ... طالبات، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات

www.ahlesunnat.info ... 3521401-2

marfat.com